قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران: 74)

روزنامہ

الفضل

لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

بدھ 21/ستمبر 2022ء | 24/صفر 1444 ہجری قمری | 21/تبوک 1401 ہجری شمسی | جلد:4 | شمارہ:202

ارشاد باری تعالیٰ

وَقَوۡلِہِمۡ اِنَّا قَتَلۡنَا الۡمَسِیۡحَ عِیۡسَی ابۡنَ مَرۡیَمَ رَسُوۡلَ اللّٰہِ ۚ وَمَا قَتَلُوۡہُ وَمَا صَلَبُوۡہُ وَلٰکِنۡ شُبِّہَ لَہُمۡ ؕ وَاِنَّ الَّذِیۡنَ اخۡتَلَفُوۡا فِیۡہِ لَفِیۡ شَکٍّ مِّنۡہُ ؕ مَا لَہُمۡ بِہٖ مِنۡ عِلۡمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوۡہُ یَقِیۡنًا ﴿۱۵۸﴾ بَلۡ رَّفَعَہُ اللّٰہُ اِلَیۡہِ ؕ وَکَانَ اللّٰہُ عَزِیۡزًا حَکِیۡمًا ﴿۱۵۹﴾

(النساء: 158-159)

ترجمہ: اور ان کے اس قول کے سبب سے کہ یقیناً ہم نے مسیح عیسیٰ ابنِ مریم کو جو اللہ کا رسول تھا قتل کر دیا ہے۔ اور وہ یقیناً اسے قتل نہیں کر سکے اور نہ اسے صلیب دے (کر مار) سکے بلکہ ان پر معاملہ مشتبہ کر دیا گیا اور یقیناً وہ لوگ جنہوں نے اس بارہ میں اختلاف کیا ہے اس کے متعلق شک میں مبتلا ہیں۔ ان کے پاس اس کا کوئی علم نہیں سوائے ظن کی پیروی کرنے کے۔ اور وہ یقینی طور پر اسے قتل نہ کر سکے۔ بلکہ اللہ نے اپنی طرف اس کا رفع کر لیا اور یقیناً اللہ کامل غلبہ والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔

فرمانِ رسولؐ

اگر حضرت موسیٰؑ اور عیسیٰؑ زندہ ہوتے تو انہیں میری پیروی کے بغیر چارہ نہ ہوتا۔

(الیواقیت والجواہر صفحہ 22 از علامہ عبدالوہاب شعرانی مطبع ازہریہ مصر مطبع سوم 1321ھ)

ایک اور روایت میں ہے کہ اگر حضرت عیسیٰ زندہ ہوتے تو انہیں میری پیروی کے بغیر چارہ نہ ہوتا۔

(شرح فقہ اکبر مصری صفحہ 112 از حضرت امام علی القاری مطبوعہ 1375ھ)

فرمان خلیفہ وقت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جیسا کہ مَیں نے کہا فرمایا کہ قرآن کریم اول سے آخر تک اسی بات سے بھرا پڑا ہے۔ تیئس آیات درج فرمائی ہیں۔ جہاں توفی کا لفظ استعمال ہوا ہے اور وہاں وفات ہی مراد لی گئی ہے۔

پھر ازالہ اوہام میں ہی ایک جگہ آپ نے 30 آیات سے ثابت کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام وفات پا گئے ہیں۔

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 423-438)

غرض کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک وسیع لٹریچر چھوڑا ہے جس میں قرآن وحدیث سے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات ثابت کی ہے۔ سو یہ مسلمانوں کے لئے بڑے کھلے کھلے اور واضح ثبوت ہیں۔ دلیل کے ساتھ۔ اور عیسائیوں کے لئے ان کی کتاب سے حضرت عیسیٰ کا انسان ثابت کر کے اللہ تعالیٰ کا مقرب بندہ ہونے کی حیثیت سے ان کے رفع روحانی کو ثابت کیا ہے، نہ کہ خدا یا خدا کا بیٹا ہونا۔ جس نے عیسائیت کو شرک میں مبتلا کر دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو بھی عقل دے کہ حضرت عیسیٰؑ کے زندہ آسمان پر ہونے اور کسی وقت نازل ہونے کا ان کا جو باطل اور جھوٹا نظریہ ہے اس سے توبہ کر کے، مسیح محمدی جو عین اپنے وقت پہ مبعوث ہوا اس کی پیروی کریں اور آنحضرت ﷺ کی بات کو پورا کرتے ہوئے اس تک آپ کا سلام پہنچائیں اور اس کی وجہ سے پھر وہ اپنی دنیا و عاقبت سنوارنے والے بنیں گے۔

(خطبہ جمعہ 3/ جولائی 2009ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

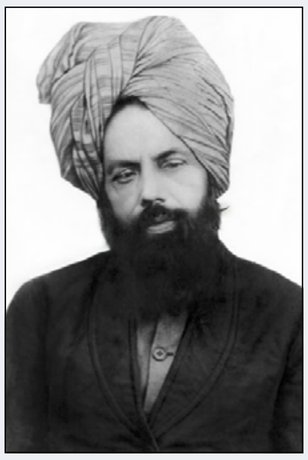

مسیح کی گمشدہ بھیڑیں

خلاصہ یہ کہ ان تمام امور کو جمع کرنے سے ضروری طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ضرور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس ملک میں تشریف لائے تھے۔ یہ بات یقینی اور پختہ ہے کہ بدھ مذہب کی کتابوں میں اُن کے اس ملک میں آنے کا ذکر ہے اور جو مزار حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کشمیر میں ہے جس کی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ وہ قریباً انیس 1900 سو برس سے ہے۔ یہ اس امر کے لئے نہایت اعلیٰ درجہ کا ثبوت ہے۔ غالباً اُس مزار کے ساتھ کچھ کتبے ہوں گے جو اب مخفی ہیں۔ ان تمام امور کی مزید تحققات کے لئے ہماری جماعت میں سے ایک علمی تفتیش کا قافلہ طیار ہو رہا ہے جس کے پیشرو اخویم مولوی حکیم حاجی حرمین نور الدین صاحب سَلّمہٗ ربّہٗ قرار پائے ہیں یہ قافلہ اس کھوج اور تفتیش کے لئے مختلف ملکوں میں پھرے گا اور ان سرگرم دینداروں کا کام ہو گا کہ پالی زبان کی کتابوں کو بھی دیکھیں کیونکہ یہ بھی پتہ لگا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام اُس نواح میں بھی گم شدہ بھیڑوں کی تلاش میں گئے تھے۔ لیکن بہرحال کشمیر میں جانا اور پھر تبت میں جا کر بدھ مذہب کی پستکوں سے یہ تمام پتہ لگانا اس جماعت کا فرض منصبی ہو گا۔ اخویم شیخ رحمت اللہ صاحب تاجر لاہور نے ان تمام اخراجات کو اپنے ذمہ قبول کیا ہے۔ لیکن اگر یہ سفر جیسا کہ خیال کیا جاتا ہے بنارس اور نیپال اور مدراس اور سوات اور کشمیر اور تبت وغیرہ ممالک تک کیا جائے جہاں جہاں حضرت مسیح علیہ السلام کی بود وباش کا پتہ ملا ہے تو کچھ شک نہیں کہ یہ بڑے اخراجات کا کام ہے اور امید کی جاتی ہے کہ بہرحال اللہ تعالیٰ اس کو انجام دے دے گا۔ ہر ایک دانش مند سمجھ سکتا ہے کہ یہ ایک ایسا ثبوت ہے کہ اس سے یک دفعہ عیسائی مذہب کا تمام تانا بانا ٹوٹتا ہے اور انیس سو برس کا منصوبہ یکدفعہ کالعدم ہو جاتا ہے۔

(راز حقیقت، روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 163-164)

اس شمارہ میں

- نہ دکھ سنا یہاں وہاں، نہ سنگ رہ شمار کر (منظوم)
- احکام خداوندی
- دُعا، ربوبیت اور عبودیت کا ایک کامل رشتہ ہے (مسیح موعودؑ)
- تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
- تلخیص صحیح بخاری سوالاً و جواباً
- سو سال قبل کا الفضل

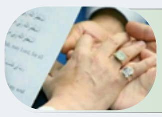

دربارِ خلافت

مسجد، تربیت و تبلیغ کا اہم ذریعہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

خوش قسمت ہیں ہم میں سے وہ، جو یہ سوچ بھی رکھتے ہیں اور اس کے مطابق اپنی زندگیاں بھی گزارتے ہیں۔ اگر یہ نہیں تو نہ ہمارا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان ہمیں کچھ فائدہ دے گا، نہ ہمارا مسجدیں بنانا ہمیں فائدہ دے گا۔ اور جیسا کہ آپ جانتے ہیں، ان دنوں میں آپ کا جلسہ بھی ہو رہا ہے۔ تو یہ جلسہ بھی آپ کو کوئی فائدہ نہیں دے گا کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہی فرمایا ہے کہ یہ جلسہ بھی کوئی دنیاوی میلہ نہیں ہے۔ پس اس جلسہ میں آنے کا بھی مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنا، دین کا علم حاصل کرنا، روحانی فیض اُٹھانا ہے۔

پس یاد رکھیں کہ جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ اس مسجد کے بننے کے ساتھ آپ میں پہلے سے بڑھ کر پاک تبدیلیاں ہونی چاہئیں اور اس کے ساتھ ہی تبلیغ کے بھی نئے راستے کھلیں گے، ان شاء اللہ تعالیٰ، تو آپ کی عملی حالت دیکھ کر لوگوں کو اسلام کی طرف توجہ بھی پیدا ہوگی۔ اس لئے اپنے عملوں کو بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں۔ تبلیغ کے بارے میں بھی میں ذیلی تنظیموں اور جماعتی نظام کو خاص توجہ دلانی چاہتا ہوں کہ یہاں بھی صرف اپنے روایتی طریقِ تبلیغ جو ہے، اُسی پر انحصار نہ کریں اور بیٹھ نہ جائیں کہ بس ہم جو کر رہے ہیں وہ کافی ہے ہمارے لئے، بلکہ تبلیغ کے لئے نئے نئے راستے تلاش کریں، نئے نئے طریق تلاش کریں۔ اسلام کا زیادہ سے زیادہ تعارف کروائیں۔ اب ماؤری زبان میں جو قرآنِ کریم کا ترجمہ ہوا ہے، اس نے بھی جماعت کا ایک تعارف کروایا ہے۔ اُن کے اپنی زبان کے ٹی وی نے بھی اور ریڈیو نے بھی اُس کو اچھی کوریج دی ہے۔ دو دن پہلے جو فنکشن ہوا تو مسجد کے افتتاح سے مزید تعارف ہوگا۔

پس یہ تمام انتظامات جو خدا تعالیٰ نے کئے ہیں اگر ہم ان کو خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لئے استعمال کریں گے تو خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بھی بنیں گے۔ پس آج جہاں اپنی عبادتوں کے حق ادا کرنے کی کوشش کا عہد کریں وہاں اعلیٰ اخلاق کے ذریعہ آپس میں اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرتے ہوئے محبت اور پیار اور تعاون کو بھی بڑھائیں اور پھر علاقے کے لوگوں کو بھی حقیقی اسلام کا تعارف کروائیں۔ اسلام کے خلاف جو غلط فہمیاں پیدا ہوئی ہوئی ہیں اُن کو دُور کرنے کی کوشش کریں۔ تھوڑی تعداد بھی اگر ہے تو اگر اپنے ارادے پختہ ہوں، ارادے اچھے، ہمت جوان ہو تو تھوڑی تعداد بھی بہت کچھ کرسکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی سب کو توفیق عطا فرمائے۔

...اللہ تعالیٰ کے فضل سے جیسا کہ مَیں نے ذکر کیا جماعت کی روایت ہے، افرادِ جماعت نے بڑی بڑھ چڑھ کر قربانیاں دی ہیں۔ خواتین نے اپنے زیور پیش کئے، بچوں نے اپنی جمع کی ہوئی جیب خرچ کی رقم پیش کی، مسجد فنڈ میں دی۔ اور پھر یہ کہتے ہیں کہ دو موقع ایسے آئے، مہینے کے آخر میں جماعت کے اکاؤنٹ میں رقم نہیں ہوتی تھی اور کنٹریکٹر کو payment کرنی تھی تو نیشنل عاملہ اور ذیلی تنظیموں اور دوسرے افراد نے، بعض نے فوری طور پر لاکھ ڈالر یا ان سے بھی اوپر ڈالر جمع کر کے ادا کر دیئے۔ بعض افراد نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک ایک لاکھ ڈالر سے اوپر قربانیاں پیش کیں۔ اس کے علاوہ حسبِ توفیق ہر ایک نے اپنی اپنی بساط کے مطابق قربانیاں دیں۔ غیر معمولی قربانیوں کی توفیق ملی ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا جماعت بہت چھوٹی سی ہے اور خرچ بہت زیادہ ہوا ہے۔ بہر حال اللہ تعالیٰ اُن سب کو جنہوں نے یہ قربانیاں دی ہیں اور جنہوں نے وقارِ عمل کئے ہیں، قربانیاں مالی طور پر نہیں دے سکے، وقت کی قربانی دی۔ اُن سب کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکت ڈالے۔ ان کے اخلاص و وفا کو بڑھاتا چلا جائے۔ ان کی نسلوں کو بھی احمدیت سے ہمیشہ جوڑے رکھے اور ایمان اور ایقان میں بڑھاتا چلا جائے۔ نمازوں کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ مسجد میں آ کر مسجد کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ اپنے گھروں کو بھی ذکرِ الٰہی سے بھرنے والے ہوں۔ حقوق العباد کے جذبے سے پُر ہوں۔ حقیقی اسلام کے پیغام کو پھیلانے کی طرف توجہ دینے والے ہوں۔ اور جیسا کہ میں نے کہا کہ ان دنوں میں آپ کا جلسہ بھی ہو رہا ہے، اس لئے ان دنوں میں خاص طور پر دعاؤں کی طرف بھی توجہ رکھیں۔ یہ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب میں پاک تبدیلیاں پیدا فرمائے۔ پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں پیدا ہو اور پھر ہمیں ان پاک تبدیلیوں کو ہمیشہ اپنی زندگیوں میں جاری رکھنے والا بنائے۔ اور ہم سب جلسہ پر آنے والوں کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو دعائیں کی ہیں اُن سے حصہ لینے والے بھی ہوں۔

(خطبہ جمعہ یکم نومبر 2013ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

نہ دُکھ سُنا یہاں وہاں، نہ سنگِ رہ شمار کر

نہ دُکھ سُنا یہاں وہاں، نہ سنگِ رہ شمار کر
بہشت کی ہے آرزو تو ہر کسی سے پیار کر

کسی میں کتنے عیب ہیں، یہ تیرا مسئلہ نہیں
تُو جن کا ہے جوابدہ وہ کام بار بار کر

غرور وہ کرے جو کُن کہے تو کائنات ہو
تُو ہاتھ جوڑ، سر جُھکا، نگہ کو خاکسار کر

تُو فیصلہ یہ کر کہ تیرا خیرخواہ کون ہے
اُسے پسند جو نہیں وہ رہ نہ اختیار کر

تُو خود نہیں یہ جانتا تُو کس قدر حسین ہے
سو دور بیٹھ، پاس آ کے دل نہ بے قرار کر

جو ’’آج‘‘ کو امر کرے وہ کامیاب شخص ہے
سو آج نیکیاں کما، نہ کل پہ اِنحصار کر

مبارک صدیقی۔ لندن

صبیحہ محمود۔ جرمنی

احکام خداوندی

اللہ کے احکام کی حفاظت کرو۔ (الحدیث)

قسط 54

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

’’جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے بند کرتا ہے۔‘‘

(کشتی نوح)

آزمائش

’’ایمان کی شرط ہے آزمایا جانا۔ صحابہ کرامؓ کیسے آزمائے گئے۔ ان کی قوم نے طرح طرح کے عذاب دیئے۔ اُن کے اموال پر بھی ابتلاء آئے۔ جانوں پر بھی، خویش و اقارب پر بھی۔ اگر ایمان لانے کے بعد آسائش کی زندگی آجاوے تو اندیشہ کرنا چاہئے کہ میرا ایمان صحیح نہیں کیونکہ یہ سنت اللہ کے خلاف ہے کہ مومن پر ابتلاء نہ آئے۔‘‘

(حضرت مسیح موعودؑ)

سچوں کی شناخت کے لئے مشکلات آنا ضروری ہے

أَحَسِبَ النَّاسُ أَنْ يُتْرَكُوا أَنْ يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ ۝ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللَّهُ الَّذِينَ صَدَقُوا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكَاذِبِينَ ۝

(العنکبوت:3-4)

کیا لوگ یہ گمان کر بیٹھے ہیں کہ یہ کہنے پر کہ ہم ایمان لے آئے وہ چھوڑ دیئے جائیں گے اور آزمائے نہیں جائیں گے؟ اور ہم یقیناً اُن لوگوں کو جو اُن سے پہلے تھے آزمائش میں ڈال چکے ہیں۔ پس وہ لوگ جو سچے ہیں اللہ انہیں ضرور شناخت کر لے گا اور جھوٹوں کو بھی ضرور پہچان جائے گا۔

ابتلاء، اعمال کو آزمانے کے لئے ہیں

الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْغَفُورُ ۝

(الملک:3)

وہی جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تا کہ وہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کون عمل کے اعتبار سے بہترین ہے۔ اور وہ کامل غلبہ والا (اور) بہت بخشنے والا ہے۔

آزمائش مجاہد و صابر کو ممتاز کرنے کے لئے ضروری ہے

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتَّىٰ نَعْلَمَ الْمُجَاهِدِينَ مِنْكُمْ وَالصَّابِرِينَ ۙ وَنَبْلُوَ أَخْبَارَكُمْ ۝

(محمد:32)

اور ہم لازماً تمہیں آزمائیں گے یہاں تک کہ تم میں سے جہاد کرنے والے اور صبر کرنے والے کو ممتاز کر دیں اور تمہارے احوال کو پرکھ لیں۔

آزمائش، عاجزی اور ہدایت کے لئے ضروری ہے

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ أُمَمٍ مِنْ قَبْلِكَ فَأَخَذْنَاهُمْ بِالْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُونَ ۝

(الانعام:43)

اور یقیناً ہم نے تجھ سے پہلے کئی امتوں کی طرف (رسول) بھیجے۔ پھر ہم نے ان کو (کبھی) سختی اور (کبھی) تنگی میں مبتلا کیا تا کہ وہ عاجزی اختیار کریں۔

مصیبت کے وقت اِنَّا لِلّٰہِ کہنا

الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ ۙ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ۝

(البقرہ:157)

اُن لوگوں کو جن پر جب کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ کہتے ہیں ہم یقیناً اللہ ہی کے ہیں اور ہم یقیناً اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

دُنیوی متاع آزمائش ہے

وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۙ لِنَفْتِنَهُمْ فِيهِ ۚ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ ۝

(طٰہٰ:132)

اور اپنی آنکھیں اس عارضی متاع کی طرف نہ پسار جو ہم نے اُن میں سے بعض گروہوں کو دنیوی زندگی کی زینت کے طور پر عطا کی ہے تا کہ ہم اس میں ان کی آزمائش کریں۔ اور تیرے ربّ کا رزق بہت اچھا اور زیادہ باقی رہنے والا ہے۔

ظالم بستی کو چھوڑنے کا حکم

وَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَقْصَى الْمَدِينَةِ يَسْعَىٰ قَالَ يَا مُوسَىٰ إِنَّ الْمَلَأَ يَأْتَمِرُونَ بِكَ لِيَقْتُلُوكَ فَاخْرُجْ إِنِّي لَكَ مِنَ النَّاصِحِينَ ۝ فَخَرَجَ مِنْهَا خَائِفًا يَتَرَقَّبُ ۖ قَالَ رَبِّ نَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝

(القصص:21-22)

اور ایک شخص شہر کے پرلے کنارے سے دوڑتا ہوا آیا۔ اس نے کہا اے موسیٰ! یقیناً سردار تیرے خلاف منصوبہ بنا رہے ہیں کہ تجھے قتل کر دیں۔ پس نکل بھاگ۔ یقیناً میں تیری بھلائی چاہنے والوں میں سے ہوں۔ پس وہ وہاں سے نکل کھڑا ہوا، خوفزدہ اور اِدھر اُدھر نگاہ ڈالتا ہوا۔ اس نے کہا اے میرے ربّ! مجھے ظالم قوم سے نجات بخش۔

وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنْ أَسْرِ بِعِبَادِي إِنَّكُمْ مُتَّبَعُونَ ۝

(الشعراء:53)

اور ہم نے موسیٰ کی طرف وحی کی کہ رات کو کسی وقت ہمارے بندوں کو یہاں سے لے چل۔ یقیناً تمہارا پیچھا کیا جائے گا۔

ظالم بستی کو چھوڑتے وقت پیچھے نہ دیکھتے ہوئے تیزی سے منزل کی طرف بڑھنا

وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ أَحَدٌ وَامْضُوا حَيْثُ تُؤْمَرُونَ ۝

(الحجر:66)

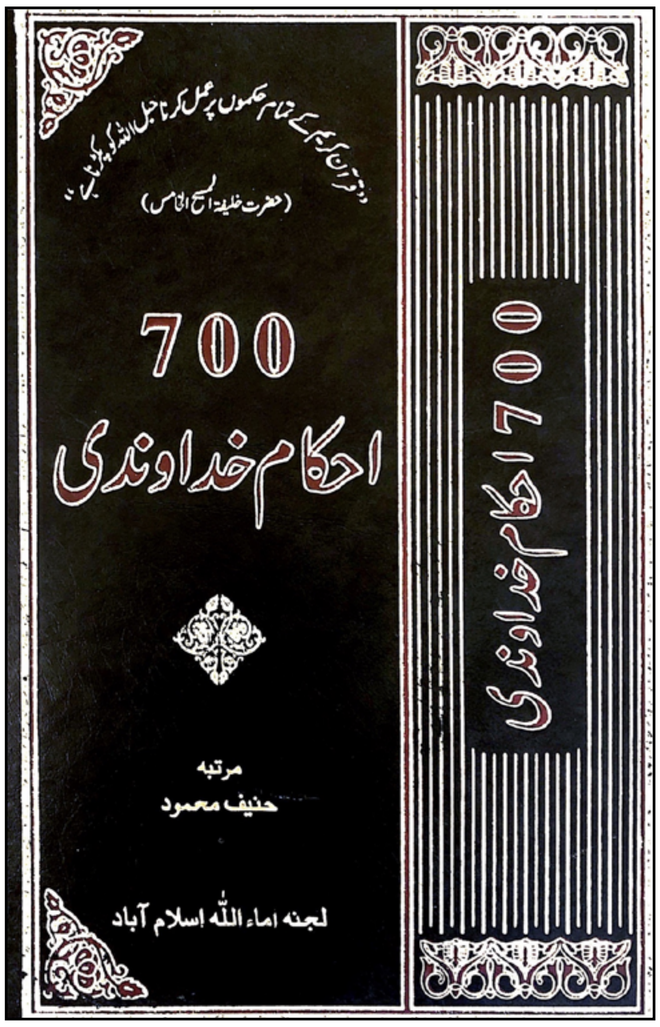

اور تم میں سے کوئی پیچھے مڑ کر نہ دیکھے اور تم چلتے رہو جس طرف (چلنے کا) تمہیں حکم دیا جاتا ہے۔

تکالیف میں ہجرت کرنا یعنی اسائیلم لینا

إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ قَالُوا فِيمَ كُنْتُمْ ۖ قَالُوا كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ فِي الْأَرْضِ ۚ قَالُوا أَلَمْ تَكُنْ أَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوا فِيهَا ۚ فَأُولَٰئِكَ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ ۖ وَسَاءَتْ مَصِيرًا ۝ إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً وَلَا يَهْتَدُونَ سَبِيلًا ۝ فَأُولَٰئِكَ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَعْفُوَ عَنْهُمْ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَفُوًّا غَفُورًا ۝ وَمَنْ يُهَاجِرْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَجِدْ فِي الْأَرْضِ مُرَاغَمًا كَثِيرًا وَسَعَةً ۚ وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ۝

(النساء:98-101)

یقیناً وہ لوگ جن کو فرشتے اس حال میں وفات دیتے ہیں کہ وہ اپنے نفوس پر ظلم کرنے والے ہیں وہ (اُن سے) کہتے ہیں تم کس حال میں رہے؟ وہ (جواباً) کہتے ہیں ہم تو وطن میں بہت کمزور بنا دیئے گئے تھے۔ وہ (فرشتے) کہیں گے کہ کیا اللہ کی زمین وسیع نہیں تھی کہ تم اس میں ہجرت کر جاتے؟۔ پس یہی لوگ ہیں جن کا ٹھکانا جہنّم ہے اور وہ بہت بُرا ٹھکانا ہے۔ سوائے اُن مردوں اور عورتوں اور بچوں کے جنہیں کمزور بنا دیا گیا تھا۔ جن کو کوئی حیلہ میسر نہیں تھا اور نہ ہی وہ (نکلنے کی) کوئی راہ پاتے تھے۔ پس یہی وہ لوگ ہیں، بعید نہیں کہ اللہ ان سے درگزر کرے اور اللہ بہت درگزر کرنے والا (اور) بہت بخشنے والا ہے۔ اور جو اللہ کی راہ میں ہجرت کرے تو وہ زمین میں (دشمن کو) نامراد کرنے کے بہت سے مواقع اور فراخی پائے گا۔ اور جو اپنے گھر سے اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کرتے ہوئے نکلتا ہے پھر (اس حالت میں) اسے موت آجاتی ہے تو اُس کا اجر اللہ پر فرض ہو گیا ہے۔ اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

(700 احکام خداوندی از حنیف احمد محمود صفحہ 409-412)

حسنیٰ مقبول احمد۔امریکہ

دُعا، ربوبیت اور عبودیت کا ایک کامل رشتہ ہے (مسیح موعودؑ)

قسط 45

تمہارا ہتھیار دعا ہے

یہ بھی یاد رکھو کہ اگر تم مداہنہ سے دوسری قوموں کو ملو تو کامیاب نہیں ہو سکتے۔ خدا ہی ہے جو کامیاب کرتا ہے۔ اگر وہ راضی ہے تو ساری دنیا ناراض ہو تو پروا نہ کرو۔ ہر ایک جو اس وقت سنتا ہے یاد رکھے کہ تمہارا ہتھیار دعا ہے اس لئے چاہیئے کہ دعا میں لگے رہو۔ یہ یاد رکھو کہ معصیت اور فسق کو نہ واعظ دور کر سکتے ہیں اور نہ کوئی اور حیلہ۔ اس کے لئے ایک ہی راہ ہے اور وہ دعا ہے۔ خدا تعالیٰ نے یہی ہمیں فرمایا ہے۔ اس زمانہ میں نیکی کی طرف خیال آنا اور بدی کو چھوڑنا چھوٹی سی بات نہیں ہے۔ یہ انقلاب چاہتی ہے اور یہ انقلاب خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور یہ دعاؤں سے ہو گا۔ ہماری جماعت کو چاہیئے کہ راتوں کو رو رو کر دعائیں کرو۔ اس کا وعدہ ہے۔ اُدۡعُوۡنِیۡۤ اَسۡتَجِبۡ لَکُمۡ (المومن: 61) عام لوگ یہی سمجھتے ہیں کہ دعا سے مراد دنیا کی دعا ہے۔ وہ دنیا کے کیڑے ہیں اس لئے اس سے پرے نہیں جا سکتے۔ اصل دعا دین ہی کی دعا ہے۔ لیکن یہ مت سمجھو کہ ہم گنہگار ہیں یہ دعا کیا ہو گی اور ہماری تبدیلی کیسے ہو سکے گی۔ یہ غلطی ہے۔ بعض وقت انسان خطاؤں کے ساتھ ہی ان پر غالب آ سکتا ہے۔ اس لئے کہ اصل فطرت میں پاکیزگی ہے۔ دیکھو پانی خواہ کیسا ہی گرم ہو لیکن جب وہ آگ پر ڈالا جاتا ہے تو وہ بہر حال آگ کو بجھا دیتا ہے اس لئے کہ فطرتاً برودت اس میں ہے۔ ٹھیک اسی طرح پر انسان کی فطرت میں پاکیزگی ہے ہر ایک میں یہ مادہ موجود ہے وہ پاکیزگی کہیں نہیں گئی۔ اسی طرح تمہاری طبیعتوں میں خواہ کیسے ہی جذبات ہوں رو کر دعا کرو گے تو اللہ تعالیٰ دور کر دے گا۔

(حاشیہ) اصل دعا دین کے واسطے ہے اور اصل دین دعا میں ہے…۔ اس سے مت گھبراؤ کہ ہم گناہ سے ملوث ہیں گناہ اس مَیل کی طرح ہے جو کپڑے پر ہوتی ہے اور دُور کی جا سکتی ہے۔

(ملفوظات جلد 9 صفحہ 167-168 ایڈیشن 1984ء)

کس کی دعا غیر مقبول ہوتی ہے

جب تک سینہ صاف نہ ہو دعا قبول نہیں ہوتی۔ اگر کسی دنیوی معاملہ میں ایک شخص کے ساتھ بھی تیرے سینہ میں بُغض ہے تو تیری دعا قبول نہیں ہو سکتی۔ اس بات کو اچھی طرح سے یاد رکھنا چاہیئے اور دنیوی معاملہ کے سبب کبھی کسی کے ساتھ بُغض نہیں رکھنا چاہیئے۔ اور دنیا اور اس کا اسباب کیا ہستی رکھتا ہے کہ اس کی خاطر تم کسی سے عداوت رکھو۔

(ملفوظات جلد 9 صفحہ 217-218 ایڈیشن 1984ء)

دعا میں بعض دفعہ قبولیت نہیں پائی جاتی

دعا میں بعض دفعہ قبولیت نہیں پائی جاتی تو ایسے وقت اس طرح سے بھی دعا قبول ہو جاتی ہے کہ ایک شخص بزرگ سے دعا منگوائیں اور خدا تعالیٰ سے دعا مانگیں کہ وہ اس مرد بزرگ کی دعاؤں کو سنے۔ اور بارہا دیکھا گیا ہے کہ اس طرح دعا قبول ہو جاتی ہے۔ ہمارے ساتھ بھی بعض دفعہ ایسا واقعہ ہوا ہے اور پچھلے بزرگوں میں بھی دیکھا جاتا ہے۔ جیسا کہ باوا غلام فرید ایک دفعہ بیمار ہوئے اور دعا کی مگر کچھ بھی فائدہ نظر نہ آیا۔ تب آپ نے اپنے ایک شاگرد کو جو نہایت ہی نیک مرد اور پارسا تھے (شاید شیخ نظام الدینؒ یا خواجہ قطب الدینؒ) دعا کے لئے فرمایا۔ انہوں نے بہت دعا کی مگر پھر بھی کچھ اثر نہ پایا گیا۔ یہ دیکھ کر انہوں نے ایک رات بہت دعا مانگی کہ اے میرے خدا اس شاگرد کو وہ درجہ عطا فرما کہ اس کی دعائیں قبولیت کا درجہ پائیں۔ اور صبح کے وقت ان کو کہا کہ آج ہم نے تمہارے لئے یہ دعا مانگی ہے۔ یہ سن کر شاگرد کے دل میں بہت ہی رقت پیدا ہوئی اور اس نے اپنے دل میں کہا کہ جب انہوں نے میرے لئے ایسی دعا کی ہے تو آؤ پہلے انہیں ہی شروع کرو۔ اور انہوں نے اس قدر زور و شور سے دعا مانگی کہ باوا غلام فرید کو شفا ہو گئی۔

ہمیشہ بارشوں یا آندھیوں یا اور طوفانوں میں خدا تعالیٰ سے دعا مانگنی چاہیئے کہ وہ ہمارے لئے اس عذاب میں کوئی بہتری کی ہی صورت پیدا کرے اور ہر ایک شرّ سے محفوظ رکھے جو اس سے پیدا ہوتا ہے۔ اسی طرح پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم بھی ایسے وقتوں میں دعا مانگا کرتے تھے اور جب بارش یا آندھی آتی تھی تو گھبرائے سے معلوم ہوتے تھے اور کبھی اندر جاتے تھے اور کبھی باہر جاتے تھے کہ کہیں قیامت تو نہیں آ گئی۔ گو قیامت کی بہت سے نشانیاں ان کو بتائی گئی تھیں اور ابھی مسیح کی آمد کا بھی انتظار تھا مگر پھر بھی وہ خیال کرتے تھے کہ خدا تعالیٰ بڑا بے نیاز ہے۔ اس لئے سب کو چاہیئے کہ اس کی بے نیازی سے ڈرتے رہیں اور ہمیشہ ایسے موقعوں پر خصوصیت سے دعا میں لگے رہیں۔

(ملفوظات جلد 9 صفحہ 234-235 ایڈیشن 1984ء)

دعاء خاص

یہی دعا کرو کہ جو امر اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہتر ہے وہی ہو جائے کیونکہ بعض دفعہ انسان ایک چیز کو اپنے لئے بہتر سمجھ کر خدا تعالیٰ سے دعا مانگتا ہے وہ حاصل ہو جاتی ہے لیکن اور شرّ اس سے پیدا ہوتا ہے جو پہلے شرّ سے بڑھ کر ہوتا ہے۔ اس واسطے دعا جامع کرنی چاہیئے۔ میں آپ کے واسطے دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ آپ کو محفوظ رکھے اور دراصل محفوظ رکھنے والا وہی ہے۔

(ملفوظات جلد 9 صفحہ 242-243 ایڈیشن 1984ء)

سلب امراض و دفع بلیات

ان سب کی تہہ میں وَاسۡتَفۡتَحُوۡا وَخَابَ کُلُّ جَبَّارٍ عَنِیۡدٍ (ابراہیم: 16) کا قانون کام کر رہا ہے۔ ہر نبی پہلے صبر کی حالت میں ہوتا ہے۔ پھر جب ارادۂ الٰہی کسی قوم کی تباہی سے متعلق ہوتا ہے تو نبی میں درد کی حالت پیدا ہوتی ہے۔ وہ دعا کرتا ہے۔ پھر اس قوم کی تباہی یا خیر خواہی کے اسباب مہیا ہو جاتے ہیں۔ دیکھو نوح علیہ السلام پہلے صبر کرتے رہے اور بڑی مدت تک قوم کی ایذائیں سہتے رہے۔ پھر ارادہ الٰہی جب ان کی تباہی سے متعلق ہوا تو درد کی حالت پیدا ہوئی اور دل سے نکلا رَبِّ لَا تَذَرۡ عَلَی الۡاَرۡضِ مِنَ الۡکٰفِرِیۡنَ دَیَّارًا (نوح: 27) جب تک خدا تعالیٰ کا ارادہ نہ ہو وہ حالت پیدا نہیں ہوتی۔ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم تیرہ سال پہلے صبر کرتے رہے۔ پھر جب درد کی حالت پیدا ہوئی تو قتال کے ذریعہ مخالفین پر عذاب نازل ہوا۔ خود ہماری نسبت دیکھو جب یہ شبہ چنتک جاری ہوا تو اس کا ذکر تک بھی نہیں کیا گیا۔ مگر جب ارادہ الٰہی اس کی تباہی کے متعلق ہوا۔ تو ہماری توجہ اس طرف بے اختیار ہو گئی اور پھر تم دیکھتے ہو کہ رسالہ ابھی اچھی طرح شائع بھی نہ ہونے پایا کہ خدا تعالیٰ کی باتیں پوری ہو گئیں۔

یہ جو کہا جاتا ہے کہ بعض اولیاء اللہ کو صفت خلق یا تکوین دی گئی۔ اس سے یہی مراد ہے کہ وہ ان کی دعا کا نتیجہ ہوتا ہے اور الٰہی صفت ایک پردہ میں ظاہر ہوتی ہے۔

(ملفوظات جلد 9 صفحہ 258 ایڈیشن 1984ء)

امام کا آواز بلند اپنی زبان میں دعا مانگنا

دعا کو آواز بلند پڑھنے کی ضرورت کیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے تو فرمایا تَضَرُّعًا وَّخُفۡیَۃً (الاعراف: 56) اور وَدُوۡنَ الۡجَہۡرِ مِنَ الۡقَوۡلِ (الاعراف: 206)… ہاں ادعیہ ماثورہ جو قرآن و حدیث میں آ چکی ہیں وہ بیشک پڑھ لی جاویں۔ باقی دعائیں جو اپنے ذوق و حال کے مطابق ہیں وہ دل ہی میں پڑھنی چاہئیں۔

(ملفوظات جلد 9 صفحہ 310 ایڈیشن 1984ء)

باپ کی دعا

باپ کی دعا اپنی اولاد کے لئے منظور ہوتی ہے۔

(ملفوظات جلد 9 صفحہ 343 ایڈیشن 1984ء)

مولانا سید شمشاد احمد ناصر۔ امریکہ

تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے

ذاتی تجربات کی روشنی میں

قسط 61

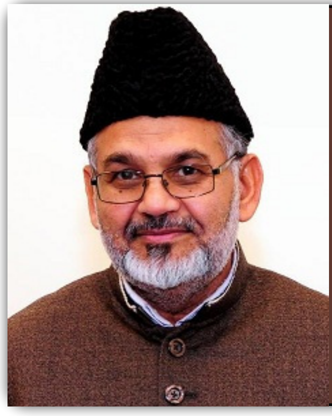

ڈیلی بلٹن

ڈیلی بلٹن نے اپنی اشاعت 14 مارچ 2011ء میں صفحہ A11 پر خاکسار کا ایک مضمون انگریزی میں شائع کیا ہے۔ جس کا عنوان یہ لکھا ہے۔ "Religious Terrorism Must End"۔ ''مذہبی دہشت گردی کو ختم ہونا چاہئے''

یہ مضمون خاکسار نے انڈونیشیا میں اپنے 3 احمدیوں کے بہیمانہ قتل پر لکھا تھا۔ جماعت احمدیہ پر تکالیف اور ظلم نیز یہ کہ بے جا مخالفت اور پھر انڈونیشا میں جو مخالفت کا واقعہ گذرا اس کو بیان کیا گیا ہے۔ اور بتایا گیا کہ یہ اسلام کی تعلیم بالکل نہیں ہے۔ جس طرح مسلمان عمل کر رہے ہیں۔ یہ تو ایک قسم کی اسلام کے خلاف ہی دہشت گردی ہے۔ جسے ختم ہونا چاہئے۔ ہم جماعت احمدیہ کے افراد اس بات پر سخت تشویش کا اظہار کرتے ہیں جو دنیا کے مختلف ممالک میں اس قسم کے واقعات رونما ہو رہے ہیں۔ یہ مضمون اس سے قبل دیگر اخبارات کے حوالے سے پہلے آچکا ہے۔

الانتشار العربی

الانتشار العربی نے اپنی اشاعت 16 مارچ 2011ء میں صفحہ 23 پر حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایک خطبہ جمعہ کا خلاصہ حضور کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ اس خطبہ میں حضور انور نے سورۃ فاطر کی آیات تلاوت فرمائیں اور ان کی تشریح فرمائی۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے زمین میں تکبر کرنے والے اور بُرے مکر کرنے والوں کے انجام کے بارے میں فرمایا ہے۔ حضور انور نے فرمایا:

ہمارا خدا تعالیٰ پر یقین ہے کیوں کہ اس کا وعدہ ہے وَالۡعَاقِبَةُ لِلۡمُتَّقِيۡنَ کہ انجام متقیوں کا ہی ہے۔ اس کا ایک مطلب تو یہ ہے کہ آخر اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہونا ہے وہاں فتنہ و فساد اور داؤ پیچ کے نمبر نہیں ملیں گے۔ ہاں اگر پوچھا جائے گا تو تقویٰ کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ کیوں کہ یہ تقویٰ ہی ہے جو خدا تعالیٰ تک پہنچتا ہے۔

دوسرے وَالۡعَاقِبَةُ لِلۡمُتَّقِيۡنَ کا واضح مطلب یہ بھی ہے کہ الٰہی جماعتوں کی کامیابی اور فتوحات، داؤ پیچ، فتنہ و فساد، بڑائی اور علوّ سے حاصل نہیں ہونے بلکہ عاجزی اور انکساری دکھانے سے اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی رضا چاہنے سے اور یہی لوگ ہیں جو ان شاء اللہ پھر فتح کے نظارے بھی دیکھیں گے۔ پس یہ ظلم یہ فساد یہ سرکشیاں عارضی ہیں اور تیزی سے اپنے انجام کو پہنچ رہی ہیں۔ دنیا میں بڑے بڑے فرعون پیدا ہوئے بڑے بڑے ظالم اور جابر پیدا ہوئے لیکن سب ختم کر دیئے گئے۔

فرمایا یہ فرعون صفت لوگ جنہوں نے اپنی حکومت کو اور اپنی طاقت کو ہی خدا بنا کر عوام کے سامنے پیش کیا ہوتا ہے اس لئے یہ لوگ دشمنی میں بڑھ جاتے ہیں کیونکہ انہیں اپنی اپنی حکومت کے چلے جانے کا خطرہ ہوتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ دیکھو! فساد کرنے والوں کا انجام کیسا ہوتا ہے؟ انبیاء کے مخالفین کے انجام کی طرف نشاندہی فرمادی ہے کہ ان کا ظلم اور فتنہ و فساد دیرپا ان کو نہ بچا سکے گا۔

الاخبار

الاخبار نے اپنے عربی سیکشن میں 17 مارچ 2011ء کی اشاعت میں صفحہ 16 پر حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایک خطبہ جمعہ کا خلاصہ حضور انور کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ جس میں حضور انور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کو پیش کیا ہے جس میں آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف و توصیف بیان کی۔ براہین احمدیہ حصہ چہارم سے وہ عبارت پیش ہے۔

''اب آسمان کے نیچے فقط ایک ہی نبی اور ایک ہی کتاب ہے یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو اعلیٰ و افضل سب نبیوں سے اور اتم و اکمل سب رسولوں سے اور خاتم الانبیاء اور خیر الناس ہیں۔ جن کی پیروی سے خدا تعالیٰ ملتا ہے اور ظلماتی پردے اُٹھتے ہیں اور اس جہان میں سچی نجات کے آثار نمایاں ہوتے ہیں اور قرآن شریف جو سچی اور کامل ہدایتوں اور تاثیروں پر مشتمل ہے جس کے ذریعہ سے حقانی علوم اور معارف حاصل ہوتے ہیں اور بشری آلودگیوں سے دل پاک ہوتا ہے اور انسان جہل اور غفلت اور شبہات کے حجابوں سے نجات پا کر حق الیقین کے مقام تک پہنچ جاتا ہے''

حضور انور نے اس کے بعد فرمایا کہ آپ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی عبارتیں پڑھ جائیں آپ کو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی محبت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور قرآن سے محبت کے سوا کچھ نہ ملے گا۔ چنانچہ یہی عبارت جو آپ کے سامنے پیش کی گئی ہے اسی پر آپ کی ساری زندگی گواہ ہے۔ آپ نے دوسرے ادیان کو چیلنج دیا اور فرمایا کہ اس وقت اگر کوئی زندہ مذہب ہے تو وہ مذہب اسلام ہے اور اگر کوئی زندہ نبی ہے تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ ہے۔ اور اگر اس وقت کوئی ایسی ذات ہے جو اللہ تعالیٰ سے ملا سکتی ہے تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ و مطہرہ ہی ہے۔

اور اگر اس وقت الہامی کتابوں کو دیکھا جائے تو ان سب میں صرف اور صرف قرآن کریم ہی ایک زندہ کتاب ہے جو ہر قسم کی آلودگی اور تحریف و تبدل سے پاک ہے۔ اس کی تلاوت دلوں کو پاک اور مطہر بناتی ہے۔ صرف شرط یہ ہے کہ اخلاص سے اس کا مطالعہ کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں سورۃ الجمعہ میں وَّاٰخَرِيۡنَ مِنۡهُمۡ لَمَّا يَلۡحَقُوۡا بِهِمۡ فرمایا جس کے معانی ہیں کہ آخری زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں آپ کا ایک عاشق صادق ہوگا جسے اللہ تعالیٰ وحی سے نوازے گا۔ اور ایمان جو ثریا پر چلا گیا ہوگا اسے واپس لائے گا۔ اور یہ سارے کام وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت میں کریں گے اور یہ زمانہ وہی زمانہ ہے جس کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی۔ پس آج اگر کوئی نبی زندہ ہے تو وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور اگر کوئی کتاب زندہ ہے تو قرآن کریم ہے۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر روحانی کمالات انتہا تک پہنچا دیئے اور آپ کے ذریعہ اسلام کو تمام ادیان پر غلبہ عطا فرمایا۔ آپ نے جب یہ اعلان فرمایا تو کوئی بھی میدان میں نہ آیا۔ حتیٰ کہ عماد الدین اور ان جیسے دوسرے لوگ جنہوں نے اسلام کو ترک کیا اور اسی طرح پنڈت لیکھرام۔ یہ تمام حالات تاریخ احمدیت میں درج ہیں۔

اسی طرح ازالہ اوہام کی یہ عبارت بھی شامل ہے جس میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے فرمایا۔

''یہ عاجز اسی قوت ایمان کے جوش سے عام طور پر دعوت اسلام کے لئے کھڑا ہوا اور بارہ ہزار کے قریب اشتہارات دعوت اسلام رجسٹری کرا کر تمام قوموں کے پیشواؤں اور امیروں اور والیان ملک کے نام روانہ کئے یہاں تک کہ ایک خط اور ایک اشتہار بذریعہ رجسٹری گورنمنٹ برطانیہ کے شہزادہ ولی عہد کے نام بھی روانہ کیا اور وزیر اعظم تخت انگلستان گلیڈ سٹون کے نام بھی ایک پرچہ اشتہار اور خط روانہ کیا گیا۔ ایسا ہی شہزادہ بسمارک کے نام اور دوسرے نامی امراء کے نام مختلف ملکوں میں اشتہارات وخطوط روانہ کئے گئے۔ جن سے ایک صندوق پُر ہے۔ اور ظاہر ہے کہ یہ کام بجز قوت ایمانی کے انجام پذیر نہیں ہوسکتا۔ یہ بات خود ستائی کے طور پر نہیں بلکہ حقیقت نمائی کے طور پر ہے تا حق کے طالبوں پر کوئی بات مشتبہ نہ رہے۔''

نیو یارک عوام

نیو یارک عوام نے اپنی اشاعت 18 تا 24 مارچ 2011ء میں ایک پورے صفحہ کا اشتہار جس میں حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ کا خلاصہ آپ کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ یہ خطبہ جمعہ حضور انور نے 25 فروری 2011ء کو بیت الفتوح میں ارشاد فرمایا تھا۔ اس خطبہ کی ہیڈلائنز جو اخبار نے دی وہ یہ ہے۔

''عوام الناس اور ارباب حکومت و اقتدار میں امن کی فضا پیدا کرنے کے لئے تقویٰ کی ضرورت ہے۔ امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا مسرور احمد کی طرف سے امن عالم کے لئے دعا کی تحریک۔ دنیا دنیوی داؤ پیچ کو سب کچھ سمجھتی ہے لیکن ایک احمدی کے لئے خدا کے آگے جھکنا ہی سب کچھ ہے''

حضور نے مزید فرمایا کہ مَیں آج ایک دعا کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ جس کا تعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ماننے والے تمام ممالک سے ہے اس وقت ان کی ہمدردی کا تقاضا ہے کہ جو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والے کو کسی بھی قسم کے نقصان کا نشانہ بنایا جارہا ہے یا کسی ملک میں کسی بھی طرح کی بے چینی اور لاقانونیت ہے اس کے لئے ایک احمدی کو دعا کرنی چاہئے۔

آپ نے فرمایا کہ ایمان رکھنے والا ہی ایمان رکھنے والے پر ظلم کر رہا ہے۔ (یعنی مسلمان ہی مسلمان پر ظلم کر رہا ہے۔ ناقل) اور برداشت بالکل نہیں ہے۔ یہ سب کچھ گذشتہ ہفتوں سے مصر، تیونس اور لیبیا وغیرہ میں جو ہو رہا ہے یہ سب کچھ دنیا میں بدنامی کا باعث ہے۔ یہ سب اس بھائی چارے کی نفی ہو رہی ہے۔ جس کا انہیں حکم ہے کہ آپس میں بھائی چارہ پیدا کرو۔ تقویٰ کے ساتھ توبہ و استغفار کرتے ہوئے خدا کے آگے جھکنا چاہئے۔ اور تقویٰ کا حصول خدا تعالیٰ سے تعلق کے ذریعہ ہی ہونا ہے۔ مومنوں کو ایک کرنے کے لئے، انصاف قائم کرنے کے، دنیا میں امن قائم کرنے کے

لئے یقیناً نظام خلافت ہی ہے۔ جو صحیح رہنمائی کرسکتا ہے۔ فرمایا خلافت خدا تعالیٰ کی عنایت ہے۔ خلافت کے قیام کے لئے اللہ تعالیٰ کے رحم نے جوش مارنا تھا نہ کہ حکومتوں کے خلاف پرجوش احتجاج سے خلافت قائم ہونی تھی۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعودؑ کا یہ حوالہ بھی سنایا کہ۔

’’یہ عاجز بھی اسی کام کے لئے بھیجا گیا ہے کہ تا قرآن شریف کے احکام بہ وضاحت بیان کر دے۔ فرمایا: مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص میرے ہاتھ سے جام پئے گا جو مجھے دیا گیا ہے وہ ہرگز نہیں مرے گا۔‘‘

پاکستان ایکسپریس

پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 18 مارچ 2011ء میں صفحہ 13 پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ’’کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآن‘‘ قرآن مجید کی تصویر اور خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔

دراصل یہ کتاب ’’کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآن‘‘ میرے پیارے ایک بزرگ استاد نے مجھے تحفۃً دی تھی جس میں انہوں نے سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن کے آئینہ میں بیان کیا اور لکھا ہے۔ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نمازوں، استغفار اور لوگوں سے حسن سلوک، عمدہ اخلاق اور نمازوں کے قیام، تہجد کے قیام، اور آپ کی روزمرہ کی زندگی میں ہونے والے واقعات کو بیان کیا ہے۔ قرآن کریم میں یہ تعلیم ’’لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ‘‘ کہ قرآن جبر کی تعلیم نہیں دیتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر کس طرح عمل فرمایا۔ آپ نے سب غیرمسلموں کو امان دی، ان کے ساتھ امن کے معاہدات کئے۔ جو قیامت تک سب کے لئے مشعل راہ ہیں۔

دنیا انٹرنیشنل

دنیا انٹرنیشنل نے اپنی اشاعت 18 مارچ 2011ء میں خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ’’عالم اسلام کے لئے دعائیں اور قیام خلافت کی تحریک‘‘ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ یہ مضمون قبل ازیں دوسرے اخبار کے حوالہ سے گذر چکا ہے۔ نفس مضمون وہی ہے کہ خلافت نعروں، تقاریر سے قائم نہیں ہوگی۔ بلکہ خلافت تو خدا تعالیٰ کا انعام ہے۔ اور خدا تعالیٰ ہی خلیفہ بناتا ہے۔ اور اس کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پیش کی گئی ہے کہ آخری زمانہ میں بھی خلافت نبوت کے بعد ہوگی۔ (یعنی خلافت علیٰ منہاج النبوۃ)

پاکستان ایکسپریس نے

پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 18 مارچ 2011ء پر ہماری ایک خبر شائع کی ہے۔ جس کا عنوان یہ لکھا۔ ’’انتہاء پسندی ایسا مسئلہ نہیں جو مسلمانوں تک محدود ہو‘‘۔ جماعت احمدیہ تمام مسلمانوں کو خطرے کی وجہ قرار دینے سے مسلمان قریب نہیں آئیں گے۔

کیلی فورنیا

کیلی فورنیا۔ جماعت احمدیہ کے اراکین نے ایک بیان میں کہا ہے کہ امریکن مسلم کمیونٹی میں انتہاء پسندی کے رجحانات کے تعین کے لئے کانگریس مین پیٹر کنگ کی قیادت میں گذشتہ جمعرات کو شروع کی گئی سماعتوں کی مخالفت کی ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ پیٹر کنگ کو معلوم ہونا چاہئے کہ جس مقصد کے تحت وہ یہ سماعتیں کر رہے ہیں بے فائدہ ثابت ہوں گی۔ اور مقصد حاصل نہیں ہوگا۔ اس لئے کہ جو لوگ ان کی مدد کر سکتے تھے اب وہ خود کانگریس مین کے اپنے عزائم کے بارے میں شکوک وشبہات میں مبتلا ہوگئے ہیں۔ پریس ریلیز میں کہا گیا ہے کہ جب پیٹر کنگ نے پچھلے ماہ ایک انٹرویو میں کہا کہ ملک (امریکہ) کو اصل خطرہ مسلم کمیونٹی سے ہے۔ تو اس بیان نے سارے مسلمانوں کو خطرے کی وجہ قرار دے دیا۔ بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ سوچے سمجھے بغیر اس قسم کی باتیں مسلمانوں کو قریب لانے کی بجائے انہیں دور کر دیں گی۔

انتہاء پسندی ایسا مسئلہ نہیں ہے جو امریکہ مسلمانوں تک محدود ہو۔ انفرادی طور پر امریکی جن کا تعلق کسی بھی مذہب سے ہو یا نظریات اور روایات سے ہو وہ بھی انتہاء پسند نقطہ نظر رکھ سکتے ہیں جو ہمارے ملک کے لئے انتہائی خطرناک ثابت ہوسکتا ہے۔ اگر پیٹر کنگ سارے مسلمانوں کو شکوک کی نظر سے دیکھتے ہیں تو پھر یہ سماعتوں کا سلسلہ بند کر دینا چاہئے۔

جماعت احمدیہ نے اپنے بیان میں مینا سوٹا کے ایک کانگریس مین کے بیان کو بھی سراہا کہ جس میں انہوں نے کہا کہ یہ کہنا مناسب نہیں کہ ہم ایک پوری مذہبی اقلیت کے خلاف تحقیقات کریں گے۔ یہ ایک غلط اقدام ہوگا۔ اسلام پر مقدمہ چلانے کی ضرورت نہیں۔ سماعتیں اگر کرنی ہیں تو ان لوگوں تک محدود رکھیں جو اس سرزمین کو تباہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔

اپنے بیان میں امریکن جماعت احمدیہ نے کہا کہ ’’قادیان کے مرزا غلام احمد (علیہ السلام) کو ہم مسیح موعود مانتے ہیں اور اپنے اس یقین کا اعادہ کرتے ہیں کہ اسلام میں تشدد کی قطعی کوئی گنجائش نہیں۔ پچھلے 120 برسوں سے ہم اپنے اس مؤقف پر قائم ہیں اور ان افراد کی مذمت کرتے ہیں جو اپنے ذاتی یا سیاسی مقاصد کے حصول کے لئے اسلام کا نام استعمال کرتے ہیں۔ ہمارا کوئی سیاسی ایجنڈا نہیں ہے اور نہ ہی اس بنیاد پر ہمارا کسی سے اتحاد ہے ہم ہر اس ملک سے محبت کرتے ہیں جہاں ہم رہتے ہیں۔ امریکہ وہ عظیم سرزمین ہے جس نے ہمیں اپنے عقائد پر عمل کرنے کی پوری پوری آزادی فراہم کی ہے‘‘

نیو یارک عوام

نیو یارک عوام نے اپنی اشاعت 18 تا 24 مارچ 2011ء میں صفحہ 12 پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ’’کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآن‘‘ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ نفس مضمون وہی ہے جو اس سے قبل دوسرے اخبار کے حوالہ سے پہلے گذر چکا ہے۔

پاکستان ایکسپریس

پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 25 مارچ 2011ء میں صفحہ 13 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ’’قائداعظم، پاکستان اور ہم‘‘۔ قائداعظم کی اور خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔

خاکسار نے اس مضمون کو اس طرح شروع کیا ہے کہ پاکستان کو معرض وجود میں آئے بہت عرصہ گزر چکا ہے۔ وہ قومیں جنہیں 1947ء کے لگ بھگ آزادی ملی، وہ اپنی محنت اور خداداد صلاحیتوں کو ایمانداری اور حب الوطنی کے جذبہ سے بروئے کار لا کر کہیں سے کہیں بلندی کی طنابیں چھو رہی ہیں۔ لیکن قائداعظم محمد علی جناحؒ نے 1947ء میں یہ عظیم کارنامہ انجام دیا کہ پاکستان بنایا تا ہمیں ہر ایک کو سکھ کا سانس میسر آئے۔ جس میں ہر ایک کے ساتھ انصاف ہوتا تھا کیونکہ آپ کا فرمان ہی یہ تھا کہ پاکستان میں ہر ایک آزاد ہے۔ ہر ایک کو مذہبی آزادی حاصل ہوگی۔ لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آج کا پاکستان قائداعظم کے خواب کی تعبیر بالکل نہیں ہے۔

جس ملک کو ہزاروں لاکھوں جانوں کے نذرانے دے کر حاصل کیا گیا تھا وہ سارے کا سارے ناانصافی کے خون میں نہلایا جاچکا ہے۔ آج ہی کی خبر تھی کہ قائد کے شہر میں خون کی ہولی کھیلی گئی۔ شہر قائد کو نظر لگ گئی۔ خبریں تھیں کہ کراچی میں ٹارگٹ کلنگ پھر شروع ہوگئی ہے۔ 16 افراد ہلاک کر دیئے گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ

اب کیا ہوگا؟ ہر ایک کی زبان پر یہ سوال ہے۔ پاکستان میں نہ عزت محفوظ نہ جان کی، نہ مال کی حفاظت۔ پولیس کی کارکردگی دیکھ لیں تو وہ بھی صفر ہے۔ بلکہ اکثر جرائم میں پولیس خود شامل ہے۔ جب ملک کی حفاظت کرنے والے ہی بھیڑیوں کا کردار ادا کریں تو باقی کیا رہ جاتا ہے۔

1971ء کی جنگ کے بعد ایک ریسٹورانٹ پر یہ ملی نغمہ لگا ہوا تھا۔ ’’اے قائداعظم ترا احسان ہے ترا احسان‘‘۔ ایک شخص نے جب یہ سنا تو کہنے لگا کہ آدھا احسان تو ہم نے چکا دیا ہے اب آدھا ہی احسان رہ گیا ہے۔ (یعنی مشرقی پاکستان ہمارے ہاتھوں سے چلا گیا)

خاکسار نے اپنے مضمون میں یہ بھی لکھا کہ وطن ماں کی طرح ہوتا ہے۔ اور ماں کے قدموں میں جنت ہوتی ہے ملک کی حفاظت کرنا ملک کو ہر بدارادہ سے بچانا ملک کے اندر انصاف قائم کرنا۔ ملک کو ترقی کی راہ پر چلانا۔ ہر محب وطن شہری کا فرض ہے۔

آنجہانی شہباز بھٹی جو اقلیتی امور کے وزیر تھے انہیں چند ہفتے قبل ہی قتل کر دیا گیا تھا۔ اس نے کہا تھا کہ اس ملک پاکستان کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ بھی دے دوں گا۔ جو اس شخص نے کہا تھا کر دکھایا۔ یہی ہر پاکستانی کی روح ہونی چاہئے۔

اب 23 مارچ آئے گا جس میں یوم تاسیس منایا جائے گا، ملی نغمے گائے جائیں گے۔ پریڈ ہوں گی۔ سب بڑے بڑے لوگ سلامی لیں گے۔ قومی ترانہ بجایا جائے گا۔ یہ سب کچھ ٹھیک ہے۔ اور ایسا ہونا بھی چاہئے۔ لیکن ان لوگوں کے دکھوں کا مداوا کون کرے گا جنہیں پاکستان میں انصاف نہیں مل رہا۔ جن کے عزیز دن دہاڑے مار دیئے گئے۔ مساجد شہید کر دی گئیں۔ پھر اور جرائم بھی بڑھ گئے ہیں۔ قوت برداشت ختم ہوکر رہ گئی ہے۔ پس یہ تو عذاب ہے۔ اور قرآن نے کہا ہے کہ منکروں پر عذاب آتا ہے۔ ہماری تو دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ پاکستان کو نظر بد سے بچائے۔ اور قومی ترانے کی یہ دعا ’’سایۂ خدائے ذوالجلال‘‘ ساکنانِ پاکستان کے حق میں

قبول ہوتی رہے۔ اس کے بعد خاکسار نے ایک اور دعا حضرت مصلح موعودؓ کی لکھی۔

ایمان مجھ کو دے دے
عرفان مجھ کو دے دے
قربان جاؤں تیرے
قرآن مجھ کو دے دے
جن پر پڑیں فرشتوں کی رشک کی نگاہیں
اے میرے محسن ایسے انسان مجھ کو دے دے

اس کے بعد خاکسار نے حضرت مصلح موعودؓ کی ایک اور دعا بھی لکھی۔ جو ایک نظم ہے۔

نونہالان جماعت مجھے کچھ کہنا ہے
پر ہے یہ شرط کہ ضائع مرا پیغام نہ ہو

نظم کے چند اشعار لکھنے کے بعد خاکسار نے لکھا کہ ان دعاؤں کے ساتھ یوم پاکستان کے موقعہ پر ہمارا آپ کو یہی پیغام ہے کہ ''محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں''

نیویارک عوام

نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 25 تا 31 مارچ 2011ء میں صفحہ 12 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ''قائد اعظم، پاکستان اور ہم'' خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ یہ مضمون وہی ہے جو اس سے قبل دوسرے اخبار کے حوالہ سے پہلے گذر چکا ہے۔ نفس مضمون وہی ہے۔

انڈیا پوسٹ

انڈیا پوسٹ نے اپنی اشاعت 25 مارچ 2011ء میں صفحہ 19، 20 پر ہمارے بیان کو شائع کیا ہے جو جماعت احمدیہ نے پیٹر کنگ کے بارے میں دیا ہے۔ یہ خبر اور بیان اس سے قبل دوسرے کئی اخبارات کے حوالہ سے پہلے گذر چکی ہے۔

ہائی ڈیزرٹ (High Desert)

ہائی ڈیزرٹ (High Desert) اخبار نے اپنی اشاعت 26 مارچ 2011ء میں صفحہ B4 پر خاکسار کی تصویر کے ساتھ ہماری خبر شائع کی ہے۔ اس خبر کا عنوان اخبار نے اس طرح لگایا ہے۔

"Ahmadi Muslims Concerned About Peter King's Congressional Hearings."

اس خبر کا متن قریباً وہی ہے جو اس سے قبل اردو اور انگریزی اخبارات کے حوالہ سے پہلے گذر چکا ہے۔ جس میں پیٹر کنگ کے بیان پر

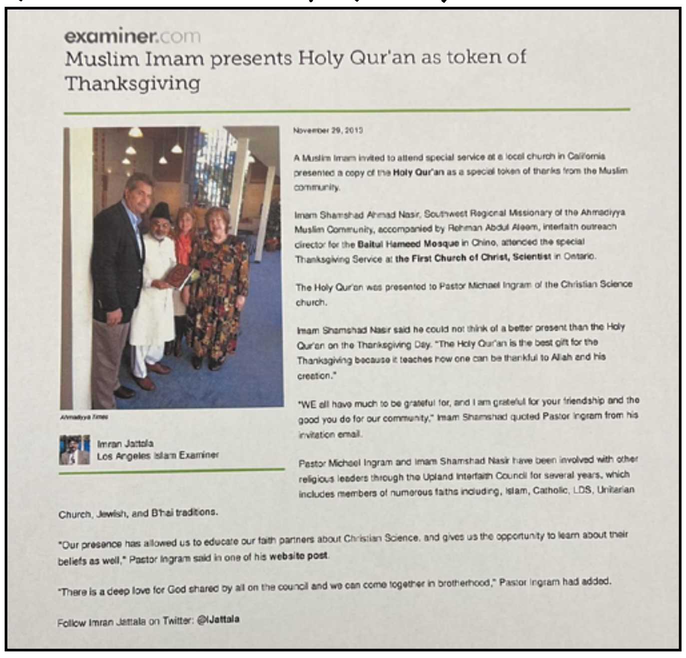

examiner.com
Muslim Imam presents Holy Qur'an as token of Thanksgiving

November 29, 2013

A Muslim Imam invited to attend special service at a local church in California presented a copy of the **Holy Qur'an** as a special token of thanks from the Muslim community.

Imam Shamshad Ahmad Nasir, Southwest Regional Missionary of the Ahmadiyya Muslim Community, accompanied by Rehman Abdul Aleem, interfaith outreach director for the **Baitul Hameed Mosque** in Chino, attended the special Thanksgiving Service at **the First Church of Christ, Scientist** in Ontario.

The Holy Qur'an was presented to Pastor Michael Ingram of the Christian Science church.

Imam Shamshad Nasir said he could not think of a better present than the Holy Qur'an on the Thanksgiving Day. "The Holy Qur'an is the best gift for the Thanksgiving because it teaches how one can be thankful to Allah and his creation."

"WE all have much to be grateful for, and I am grateful for your friendship and the good you do for our community," Imam Shamshad quoted Pastor Ingram from his invitation email.

Pastor Michael Ingram and Imam Shamshad Nasir have been involved with other religious leaders through the Upland Interfaith Council for several years, which includes members of numerous faiths including, Islam, Catholic, LDS, Unitarian Church, Jewish, and B'hai traditions.

"Our presence has allowed us to educate our faith partners about Christian Science, and gives us the opportunity to learn about their beliefs as well," Pastor Ingram said in one of his **website post**.

"There is a deep love for God shared by all on the council and we can come together in brotherhood," Pastor Ingram had added.

Imran Jattala
Los Angeles Islam Examiner

Follow Imran Jattala on Twitter: @IJattala

ہمارا ردّ عمل ہے کہ تمام مسلمانوں کو مورد الزام ٹھہرانے کی بجائے تحقیق کر لیں۔ اور ان کا یہ بیان کہ مسلمان متشدد ہیں یا دہشت گرد ہیں۔ مسلمانوں کو ان سے دور کر دے گا اور جماعت احمدیہ تو اس زمانے میں مسیح موعود پر ایمان لاتی ہے۔ اور ہر قسم کے جبر و تشدد اور دہشت گردی کی مذمت کرتی ہے۔

ڈیلی بلٹن

ڈیلی بلٹن نے اپنی اشاعت 28 مارچ 2011ء میں صفحہ A-9 پر خاکسار کا ایک مضمون شائع کیا جس کا عنوان یہ ہے۔

"Ahmadis Reject Bloody Messiah" کہ ''جماعت احمدیہ خونی مسیح کی آمد کا انکار کرتی ہے''

اس مضمون میں خاکسار نے یہ لکھا ہے کہ میں Mr.G.MeAlpin اور مسٹر غفار کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو اخبارات میں سارے مضامین اور خبریں پڑھتے ہیں اور انہوں نے میرے مضمون پر تبصرہ کیا ہے۔ مسٹر مِک آلپائن نے خاکسار کے مضمون پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا کہ یہ لوگ ہم سے اتنی محبت کرتے ہیں کہ ہمیں جان سے مارنے سے بھی دریغ نہیں کرتے تو میں چاہوں گا کہ یہ ہم سے کم محبت کریں اور ہمیں جینے کا حق دیں۔ ان کا یہ تبصرہ اور ریمارکس غلط فہمی کی بنیاد پر ہے۔ اس کا جواب خاکسار نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ سے دیا۔ اور وہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام فرماتے ہیں۔

''مسلمانوں کی اکثریت اس بات کو مانتی ہے کہ حضرت عیسیٰ آسمان سے نازل ہوں گے اور ان کا نزول دمشق کے مشرقی مینارے کے پاس ہوگا۔ اور وہ سب کفار کو قتل کر دیں گے''

میں مسٹر آلپائن سے عرض کروں گا کہ وہ میرے بیان کو دوبارہ پڑھیں۔ اور اس عبارت کو پڑھیں کہ یہ ہمارا عقیدہ نہیں ہے بلکہ دیگر مسلمانوں کا عقیدہ ہے ہم ایسے مسیح کا انتظار نہیں کر رہے جو ظاہری طور پر آکر سب کفار کا صفایا اور قلع قمع کر دیں گے۔ ہمارا تو پیغام ہی یہ ہے۔ اور ہمارا ایمان یہ ہے کہ ایسا مسیح بالکل نہیں آئے گا۔ ہم تو ایسا ہرگز نہیں مانتے۔ یہ عقیدہ دیگر مسلمانوں کی اکثریت کا ہے۔ ہم تو صحیح معنوں میں اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ ''محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں''۔ یہ ہماری جماعت کا ماٹو ہے۔ ہم تو امن پسند مسیح پر ایمان لائے ہیں جن کا نام حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام (1835ء - 1908ء) ہے جو کہ دمشق کے مشرق میں انڈیا کے ایک قصبہ قادیان میں پیدا ہوئے تھے اور انہوں نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ جس کا ذکر قرآن و حدیث میں پایا جاتا ہے۔ میرے اخبارات میں متعدد مضامین اس موضوع پر شائع ہو چکے ہیں اور میرا ہفتہ وار ریڈیو پروگرام بھی چلتا ہے جس میں ہم اپنے اس عقیدے کا بار بار اظہار کرتے ہیں کہ کوئی ایسا مسیح نہیں آئے گا جو خون بہائے گا۔ اور یہ کہ ہم تو امن پسند گروہ ہیں جو برداشت کی صفت پر عمل پیرا ہیں۔ نہ صرف اپنے لئے بلکہ تمام مذاہب کی عزت و احترام کرتے ہیں۔

اس لئے یہ باتیں خاکسار پھر دہراتا ہے۔

1. ہم امن پسند اور امن قائم کرنے والے اور محبت کرنے والے مسیح پر یقین اور ایمان لاتے ہیں۔
2. اسی وجہ سے مسلمانوں کی اکثریت ہمیں مسلمان بھی نہیں سمجھتی کہ ہم خونی مسیح پر ایمان نہیں لاتے۔
3. حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام جنہوں نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور ہم ان پر ایمان لائے ہیں۔ انہوں نے 80 سے زائد کتب لکھی ہیں اور ان میں اس بات کا شدت سے انکار کیا ہے اور اسے ردّ فرمایا ہے کہ کوئی مسیح آسمان سے آئے گا اور جو پھر زبردستی مسلمان بنائے گا اور جو نہ مانے گا اسے تلوار کے زور سے وہ قتل کر دے گا۔ جماعت احمدیہ اس پر بالکل یقین نہیں رکھتی۔ ہم نہ تو کسی نفرت انگیز اور شرانگیز کارروائی میں شرکت کرتے ہیں اور نہ ہی اس کی مدد کرتے ہیں۔ جس طرح آپ نے خبروں میں پڑھا ہوگا کہ کچھ عرصہ ہوا ہمارے 3 احمدیوں کو انڈونیشیاء میں بہیمانہ اور سفاکانہ طور پر قتل کیا گیا۔ ہمارے لوگوں کو (فرقہ احمدیہ مسلم کے لوگوں کو) تکالیف کا نشانہ بنایا جارہا ہے اور انہیں قتل کیا جارہا ہے۔ اور اس بات پر انہیں مجبور کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے عقیدہ کی تردید کریں۔ اور یہ پاکستان، بنگلہ دیش، انڈونیشیاء اور دیگر اسلامی ممالک میں ہم سے یہ ناروا سلوک ہورہا ہے۔

ہماری جماعت کے عالمگیر خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) بار بار جماعت کو صبر، برداشت اور دعاؤں کی تلقین کررہے ہیں۔ یہاں تک کہ 28 مئی 2010ء کو جب لاہور کی ہماری دو بڑی مساجد پر مسلمانوں نے حملہ کر کے 90 سے زائد لوگوں کو موقع پر ہی شہید کر دیا اور سو سے زائد لوگ بری طرح زخمی ہوئے تب بھی انہوں نے جماعت کے ممبران کو یہی تلقین کی کہ وہ صبر کریں اور دعائیں کریں۔ اور قانون کو اپنے ہاتھ میں نہ لیں اور نہ ہی کسی کا بُرا چاہیں اور نہ ہی انتقامی جذبہ اختیار کریں۔

میں Mr.G Mc Alpin کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ ہمارا لٹریچر بھی پڑھیں اور ہماری مسجد کا وزٹ بھی کریں۔ تاکہ ہم آمنے سامنے بیٹھ کر گفتگو کریں اور تاکہ میں ان کی غلط فہمیوں کو دور کر سکوں۔ ہمیں خدا تعالیٰ کے فضل سے حکومتی سطح پر بھی لوگ اچھی طرح جانتے ہیں اور اردگرد کے علاقہ میں بھی ہماری امن کی وجہ سے شہرت ہے اور حال ہی میں انڈونیشیاء میں جو ہمارے احمدی مسلمانوں کے ساتھ بہیمانہ اور سفاکانہ ظلم ہوا ہے۔ اس پر 28 کانگریس مین نے دستخط کر کے انڈونیشیاء کی حکومت سے اپیل کی ہے کہ وہ احمدی مسلمانوں کو اپنے ملک میں آزادی کے ساتھ اپنے مذہب پر عمل کرنے کی اجازت دیں۔ اور اس قسم کے حملوں سے باز رہیں اور درحقیقت یہ ہمارا حق ہے جو خدا نے ہمیں دیا ہے۔

مضمون کے آخر پر خاکسار کا اخبار نے مختصراً تعارف لکھا ہے۔ میرا ای میل، ہماری ویب سائٹ، مسجد کا فون نمبر، ایڈریس معلومات کے طور پر بھی دیئے ہیں۔

(باقی آئندہ بروز بدھ ان شاء اللہ)

دعا کا تحفہ

عبادات اور دعاؤں کی قبولیّت کی ایک خوبصورت دعا

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تعمیر بیت اللہ کے وقت دعاؤں کے آخر میں قبولیت کے لئے یہ دعا کی:

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۲۸﴾

(البقرۃ: 128)

اے ہمارے رب! ہماری (قربانیاں اور دعائیں) قبول فرما۔ تو بہت سننے والا اور جاننے والا ہے۔

(قرآنی دعائیں از خزینۃ الدعا مرتبہ علامہ الحاج ایم طارق ایڈیشن 2014ء صفحہ 44)

مرسلہ: عائشہ چوہدری۔ جرمنی

مختار احمد

تلخیص صحیح بخاری سوالاً و جواباً

کتاب العلم حصہ اول

قسط 6

سوال: اہل علم کا اللہ تعالیٰ کے حضور کیا مقام ہو گا؟

جواب: قرآن کریم میں ہے : یَرۡفَعِ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ ۙ وَالَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡعِلۡمَ دَرَجٰتٍ ؕ وَاللّٰہُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِیۡرٌ (المجادلہ:12) اللہ ان لوگوں کے درجات بلند کرے گا جو تم میں سے ایمان لائے ہیں اور خصوصاً ان کے جن کو علم عطا کیا گیا ہے اور اللہ اُس سے جو تم کرتے ہو ہمیشہ باخبر رہتا ہے ۔

رَّبِّ زِدۡنِیۡ عِلۡمًا (طٰہٰ:115) اے میرے ربّ! مجھے علم میں بڑھادے۔

مذکورہ بالا آیات سے واضح ہے کہ اللہ کے حضور بھی علمی کمی بیشی کے حساب سے مقام اور درجات ہوں گے۔

سوال: دورانِ گفتگو کوئی شخص سوال کردے تو اس کا جواب کیسے دیا جائے ؟

جواب: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک بار نبی کریمؐ لوگوں میں بیٹھے ہوئے ان سے باتیں کر رہے تھے۔ اتنے میں ایک دیہاتی آیا اور پوچھنے لگا کہ قیامت کب آئے گی؟

آپؐ اپنی گفتگو میں مصروف رہے۔ بعض لوگ کہنے لگے آپؐ نے دیہاتی کی بات سنی لیکن پسند نہیں کی۔ اور بعض کہنے لگے کہ نہیں بلکہ آپ نے اس کی بات سنی ہی نہیں۔ جب آپؐ اپنی باتیں پوری کر چکے۔

تو آپؐ نے فرمایا وہ قیامت کے بارے میں پوچھنے والا کہاں گیا ؟

اس دیہاتی نے کہا میں موجود ہوں یا رسول اللہ !

آپؐ نے فرمایا کہ جب امانت داری دنیا سے اٹھنے لگے تو قیامت قائم ہونے کا انتظار کر۔

اس نے کہا ایمانداری اٹھنے کا کیا مطلب ہے؟۔

آپؐ نے فرمایا کہ جب حکومتی امور نااہل لوگوں کو سونپ دیے جائیں تو قیامت کاانتظار کر۔

سوال: کیا استاد بلند آواز سے شاگردوں کو تنبیہ کرسکتا ہے؟

جواب: عبداللہ بن عمروؓ نے بیان کیا کہ ایک سفر میں نبی کریمؐ ہم سے پیچھے رہ گئے اور آپؐ ہم سے اس وقت ملے جب عصر کی نماز کا وقت آن پہنچا تھا ہم جلدی میں وضو کر رہے تھے اور پاؤں کو سرسری سا دھو رہے تھے۔ یہ نظارہ دیکھ کر آپؐ نے بلند آواز سے فرمایا دیکھو ایڑیوں کو سزا ہوگی، دو یا تین بار اس بات کو دہرایا۔

حضورؐ کے اس واقعہ سے مسلمان ماہرین تعلیم نے شاگردوں کو ڈانٹ کر پڑھانے کے جواز کی دلیل بھی اخذ کی ہے۔

سوال: کیا حدیث بیان کرنے والے کا حَدَّثَنَا أَوْ أَخْبَرَنَا وَأَنْبَأَنَا کے الفاظ استعمال کرنا مختلف معنی رکھتا ہے۔؟

جواب: ابن عیینہ کے نزدیک الفاظ، حَدَّثَنَا، اَخْبَرَنَا، اَنْبَاَنَا، سَمِعْتُ اور رَوِی، یَرْوِیْ۔ ایک ہی مفہوم میں استعمال ہوئے ہیں۔

سوال: حضورؐ نے صحابہؓ سے پوچھا بتاؤ وہ کون سا درخت ہے جس کے پتے نہیں جھڑتے؟

جواب: حضورؐ کا سوال سن کر لوگوں کا خیال جنگل کے درختوں کی طرف دوڑا۔ عبداللہ بن عمرؓ نے کہا میرے دل میں آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔ مگر میں اپنی کم عمری کی شرم سے نہ بولا۔ آخر صحابہؓ نے نبی کریمؐ ہی سے پوچھا کہ وہ کون سا درخت ہے؟ آپؐ نے فرمایا وہ کھجور کا درخت ہے۔

مذکورہ بالا واقعہ میں تو حضورؐ کا اسوہ یہی ہے کہ استاد اپنے شاگردوں کا علم جانچنے کے لئے سوالات کرسکتا ہے۔ اور آج تک ساری دنیا کے اساتذہ اسی اصول پر عمل پیرا ہیں۔

سوال: آیا شاگرد کا استاد کے سامنے تصحیح کی غرض سے پڑھنا اور سنانا جائز ہے؟

جواب: امام حسن بصری اور سفیان ثوری اور مالک نے شاگرد کے پڑھنے کو جائز کہا ہے اور بعض نے استاد کے سامنے پڑھنے کی دلیل ضمام بن ثعلبہ کی حدیث سے لی ہے۔ جس میں انھوں نے نماز کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حکم کی تصدیق حضورؐ سے چاہی اور پھر اپنی قوم کو پیغام پہنچایا۔

سوال: ضمام بن ثعلبہ کے واقعہ کی تفصیل کیا ہے؟

جواب: انسؓ سے روایت ہے کہ ایک بار ہم مسجد میں نبی کریمؐ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، اتنے میں ایک شخص اونٹ پر سوار ہو کر آیا اور اونٹ کو مسجد میں بٹھا کر باندھ دیا۔ پھر اس نے پوچھا تم میں سے محمدؐ کون ہیں۔ نبی کریمؐ اس وقت لوگوں میں تکیہ لگائے بیٹھے ہوئے تھے۔ تو اسے آپؐ کی شخصیت کی تعیّن کروائی گئی۔

تب وہ آپ سے مخاطب ہوا کہ، اے عبدالمطلب کے فرزند!

آپؐ نے فرمایا۔ کہو میں آپ کی بات سن رہا ہوں۔

وہ بولا میں آپ سے کچھ دینی باتیں دریافت کرنا چاہتا ہوں اور ذرا سختی سے بھی پوچھوں گا تو آپ اپنے دل میں برا نہ مانئے گا۔

آپؐ نے فرمایا نہیں جو تمہارا دل چاہے پوچھو۔

تب اس نے کہا کہ میں نے آپؐ کو ربِّ اوّلین و آخرین کی قسم دے کر پوچھا کہ اسی نے آپؐ کو رسول مبعوث کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں!

پھر اس نے قسمیہ ہی پانچ نمازوں، رمضان کے روزوں اور زکوٰۃ کی ادائیگی کی تصدیق حاصل کی۔

تب وہ شخص کہنے لگا جو حکم آپؐ اللہ کے پاس سے لائے ہیں، میں ان پر ایمان لایا۔ اور میں اپنی قوم کے غیر حاضر لوگوں کا بھیجا ہوا تحقیق کے لیے آیا ہوں۔ میرا نام ضمام بن ثعلبہ ہے، میں بنی سعد بن بکر کے خاندان سے ہوں۔

سوال: صحابہؓ حضورؐ سے کس طرح علم سیکھتے تھے؟

جواب: انسؓ سے روایت ہے، قرآن کریم میں حضورؐ سے سوالات کی مناہی کے بعد ہمیں یہ بات پسند تھی کہ کوئی سمجھ دار دیہاتی آئے اور آپؐ سے دینی امور پوچھے اور ہم سنیں۔

چنانچہ ایک دفعہ ایک دیہاتی آیا اور اس نے کہا کہ: اے محمدؐ! ہمارے ہاں آپ کا مبلغ آیا تھا۔ جس نے ہمیں خبر دی کہ اللہ نے آپؐ کو اپنا رسول بنا کر بھیجا ہے۔

اس دیہاتی نے حضورؐ سے آپ کے دعویٰ رسالت کی تصدیق حاصل کی۔ اور پھر اس نے آسمان، زمین، پہاڑ اور دیگر نفع رساں چیزوں کی تخلیق کے بارہ میں سوالات کئے۔

اور آپؐ نے جواباً فرمایا ان سب کو اللہ عزّوجل نے پیدا کیا ہے۔

اس دیہاتی نے پھر مذکورہ بالا سب چیزوں کے تخلیق کے ربّ کی قسم دے کر پوچھا کہ اسی اللہ نے آپؐ کو اپنا رسول بنا کر بھیجا ہے؟

آپؐ نے جواب دیا کہ ہاں! اللہ نے ہی مجھے رسول مبعوث کیا ہے۔

پھر اس نے پانچ وقت کی نمازوں، زکوٰۃ ادا کرنے کی قسمیہ تصدیق حاصل کی۔ پھر اس نے بیت اللہ کے حج فرضیّت کے بارے میں پوچھا اور آپؐ نے فرمایا صاحب استطاعت پر فرض ہے۔

اور پھر آخر پہ اس نے مذکورہ بالا سب باتوں کی قسمیہ تصدیق حاصل کی۔ اور کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا میں ان باتوں پر کچھ زیادہ کروں گا نہ کم کروں گا۔

آپؐ نے فرمایا اگر اس نے اپنی بات کو سچ کر دکھایا تو وہ ضرور ضرور جنت میں داخل ہوجائے گا۔

سوال: مناولہ کیا ہے اور اس کے جواز کی نص کیا ہے۔

جواب: مناولہ یہ ہے کہ تحریری مسوّدہ دوسرے شہروں کی طرف بھیجنا۔ حضرت انسؓ اور امام مالکؒ وغیرہ نے حضرت عثمانؓ کا قرآن کریم لکھوا کر چاروں طرف بھیجنے کی بناء پہ اسے جائز بیان کیا ہے۔

اور ایک دفعہ حضورؐ نے امیرلشکر کو خط دیا کہ جب تک تم فلاں فلاں جگہ نہ پہنچ جاؤ اسے مت پڑھنا۔ مقررہ جگہ پہنچ کر اس نے لوگوں کے سامنے خط پڑھا اور آپؐ کے حکم سے آگاہ کیا۔

تو یہ دو نصوص مناولہ کے جواز کی ہیں۔

سوال: حضورؐ نے اپنا خط کسریٰ کو کیسے بھجوایا؟

جواب: عبداللہ بن عباسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے ایک شخص کو اپنا ایک خط دے کر حاکم بحرین کے پاس بھیجا۔ بحرین کے حاکم نے وہ خط کسریٰ کے پاس بھیج دیا۔ جس وقت اس نے وہ خط پڑھا تو چاک کر ڈالا۔ یہ سن کر رسول اللہؐ نے اہل ایران کے لیے بد دعا کی کہ وہ خط کی طرح ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں۔ اور ایسا ہی ہوا۔

(باقی آئندہ بروز بدھ ان شاء اللہ)

رپورٹ: رانا بلال احمد۔ انچارج سپورٹس کمیٹی، جامعۃ المبشرین گھانا

جامعۃ المبشرین گھانا کے سالانہ ورزشی مقابلہ جات

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال جامعۃ المبشرین گھانا کو مورخہ 19 تا 21 جولائی 2022 کو سالانہ ورزشی مقابلہ جات کروانے کی توفیق ملی۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ علیٰ ذَالِکَ

ان مقابلہ جات کا آغاز افتتاحی تقریب و دعا سے ہوا اور اس تقریب کی صدارت محترم مبشر حسین شاہد صاحب نائب پرنسپل جامعہ نے کی۔ تلاوت اور نظم کے بعد نگران شعبہ کھیل محترم معلم مجید علی صاحب نے طلباء کو بعض ہدایات دیں اور بعد ازاں نائب پرنسپل صاحب نے ورزش اور صحت مند رہنے کے ضمن میں ہمارے پیارے آقا حضرت محمد ﷺ اور آپ کے غلام صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اسوہ میں سے چند واقعات و ہدایات طلباء کے سامنے پیش فرمائیں اور پھر طلباء جامعہ جن کو تعلیمی و ورزشی مقابلہ جات میں مسابقت کی روح پیدا کرنے کی غرض سے چار گروپوں میں تقسیم کیا گیا ہے، نے اپنے اپنے گروپ نگران کے ساتھ روٹ مارچ کیا۔ ہر گروپ کے طلباء نے اپنے اپنے گروپ کی شرٹ پہن رکھی تھی۔ بعد ازاں صدر مجلس نے دعا کروائی اور سالانہ کھیلوں کا باقاعدہ آغاز ہوا۔

سالانہ کھیلوں کے تمام انتظامات و امور کی سرانجام دہی کے لئے شعبہ کھیل کی میٹنگز ہوئیں اور اس ضمن میں مختلف شعبہ جات بنائے گئے جن میں تیاری میدان، ڈسپلن و سیکیورٹی، طعام و ریفریشمنٹ، سمعی بصری، صلوٰت و حاضری، تیاری سٹیج و ہال اور انعامات و فوٹو گرافی کے شعبہ جات شامل ہیں۔ ہر شعبہ کے نگران کے طور پر ایک استاد کو متعین کیا گیا اور سارے انتظامات کی نگرانی کے لئے ناظم اعلیٰ مقرر کیا گیا۔

گروپس (امانت، دیانت، صداقت اور شجاعت) کے مابین ابتدائی مقابلہ جات ماہ مئی 2022 میں کروائے جا چکے تھے اور سالانہ کھیلوں کے تین دنوں میں ان مقابلہ جات کے فائنل اور انفرادی مقابلہ جات کروائے گئے۔ اور ان مقابلہ جات کی دلکشی بڑھانے کے لئے اساتذہ اور جامعہ ورکرز کے بھی مقابلے کروائے گئے۔ سالانہ کھیلوں میں پہلا مقابلہ اساتذہ اور جامعہ ورکرز کے درمیان رسہ کشی کا ہوا جو کہ کئی سالوں کے بعد جامعہ کے اساتذہ نے دلچسپ مقابلے کے بعد جیت لیا۔ اس کے بعد طلباء کا 100 میٹر دوڑنے کا مقابلہ ہوا۔ پھر صداقت اور امانت کے گروپس کے مابین رسہ کشی کا مقابلہ ہوا۔ اور پھر اونچی اور لمبی چھلانگ مشاہدہ معائنہ، Sack Race اور باڑی کے مقابلے ہوئے۔ دوسرے دن 1500 میٹر دوڑ، والی بال (مابین اساتذہ و ورکرز)، گولہ پھینکنا، میرو ڈبہ، کلائی پکڑنا، پنجہ لگانا، ثابت قدمی اور والی بال (مابین صداقت وشجاعت گروپ) کے مقابلہ جات ہوئے۔ اور سالانہ کھیلوں کے تیسرے اور آخری دن میں ورکرز کی 100 میٹر دوڑ، میوزیکل چیئر مابین اساتذہ، تین ٹانگ دوڑ اور ریلے دوڑ مابین طلباء کے مقابلے ہوئے۔ ان کے بعد Kick to score (جس میں فٹبال کو ایک فاصلے سے چھوٹے سے پول میں پھینکنا ہوتا ہے) اور تھال پھینکنا کے مقابلہ جات ہوئے۔ سالانہ کھیلوں کا آخری مقابلہ فٹبال کا سنسنی خیز میچ تھا جو کہ شجاعت اور صداقت گروپ کی ٹیموں کے مابین کھیلا گیا جو کہ شجاعت گروپ نے 2-0 سے جیت لیا۔

الحمد للہ سب مقابلہ جات انفرادی و اجتماعی اور ان کھیلوں کے تمام انتظامات محض اللہ کے فضل سے بہت اچھے رہے۔ ان کھیلوں کے ناظم اعلیٰ مکرم رانا بلال احمد صاحب تھے۔ ان کے ساتھ اساتذہ کی ٹیم تھی۔ ان اساتذہ، جامعہ کے طلباء اور ورکرز نے ان تمام کھیلوں اور انتظامات میں بھرپور حصہ لیا۔ موسم بھی اللہ کے فضل سے سازگار رہا۔

سالانہ کھیلوں کا باقاعدہ اختتام تقریب تقسیم انعامات و عشائیہ سے ہوا۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی اکرافو کے چیف محترم جیابنگ ہشتم Gyabeng 8th تھے جو مع اپنے ساتھیوں کے اس پروگرام میں شرکت کے لئے تشریف لائے اور عشائیہ کے بعد نمایاں کارکردگی دکھانے والے طلباء میں انہوں نے انعامات تقسیم فرمائے اور طلباء کو نصائح سے بھی نوازا۔

آخر پر مکرم پرنسپل صاحب جامعہ نے صدارتی ریمارکس میں اساتذہ، ورکرز اور طلباء کا شکریہ ادا کیا اور دعا کروائی۔

م م محمود

سو سال قبل کا الفضل

21 ستمبر 1922ء دوشنبہ (سوموار)

مطابق 28 محرم الحرام 1341 ہجری

صفحہ اول پر حضرت مصلح موعودؓ کی صحت کے متعلق ذکر ہے۔ صفحہ 1 اور 2 پر حضرت ظہور الدین اکمل صاحب کی خلافت سے محبت وعقیدت کے اظہار پر مشتمل ایک طویل نظم شائع ہوئی ہے جس کے چند اشعار ذیل میں درج ہیں۔

مجھے خدا کی قسم ہے سن اے مرے دلدار
کہ تم سے بڑھ کے نہیں ہے کسی سے میرا پیار
تمہی تو ہو مرے غم خوار دلنواز حبیب
تمہی تو ہو مرے دردِ جگر کے ایک طبیب
تمہی تو ہو مرے ہمدرد، ہمدم و ہمراز
تمہی تو ہو کہ ہے جس پر مجھے بڑا ناز
تمہی تو مرے دل کا سرور اے پیارے
تمہی تو ہو مری آنکھ کا نور اے پیارے
تمہی وہ ہو کہ جدا جس سے ہو نہیں سکتا
تمہی وہ لعل ہو جس کو میں کھو نہیں سکتا
دلِ حزیں کے لیے موجب تسلی ہو
شبِ ہموم میں اک نور کی تجلی ہو

صفحہ نمبر 2 پر اخبارِ احمدیہ کے تحت تبلیغی پروگرام ضلع گجرات اور رنگ میں احمدیہ جلسے کا ذکر ہے۔

صفحہ نمبر 3 اور 4 پر ایک مضمون ''آنے والا امام مہدی آ چکا اب انتظار کی کوئی ساعت باقی نہیں'' شائع ہوا ہے۔

صفحہ نمبر 5 اور 6 پر حضرت مصلح موعودؓ کا ارشاد فرمودہ ایک خطبہ نکاح شائع ہوا ہے۔ الفضل سے فریقین کی تعین نہیں ہو سکی۔

صفحہ نمبر 8 پر ایک طالبعلم شیخ محمد عبد اللہ صاحب ساکن دلیل پور (گورداسپور) متعلم اسلامیہ کالج لاہور کی قبولِ احمدیت کا ایمان افروز واقعہ درج ہے۔ آپ اس سے قبل تین سال تعلیم الاسلام ہائی اسکول قادیان میں زیر تعلیم رہے اور سلسلہ کے سخت مخالف تھے۔ آپ مختلف مسائل کے حل کے لیے غیر از جماعت علماء کے پاس جاتے رہے لیکن کسی سے تسلی بخش جواب نہ ملا۔ ان علماء میں اہل حدیث عالم مولوی ثناء اللہ امرتسری بھی شامل تھے۔

THE ALFAZL QADIAN
الفضل
ایڈیٹر۔ غلام نبی
Digitized by Khilafat Library Rabwah

صفحہ نمبر 9 پر جون، جولائی اور اگست میں بیعت کرنے والے احباب کی فہرست شائع ہوئی ہے۔ جبکہ صفحہ نمبر 11 اور 12 پر ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں شائع ہوئی ہیں۔

مذکورہ اخبار کے مفصل ملاحظہ کے لیے درج ذیل لنک ملاحظہ فرمائیں۔

https://www.alislam.org/alfazl/rabwah/A19220921.pdf

ایڈیٹر کے نام خطوط

علامہ محمد عمر تماپوری۔ کوآرڈینیٹر، مسلم یونیورسٹی علی گڑھ، انڈیا سے لکھتے ہیں۔

الفضل آن لائن لندن مجریہ 8 ستمبر 2022 ء میں آپ کا اداریہ ’’سوعافیت ہے اسی میں کہ قافلہ میں رہو‘‘ پڑھنے کو ملا۔ آپ کے اداریے، رپورٹ، مضامین اور کتب پابندی کے ساتھ زیر مطالعہ رہتے ہیں۔ بہت کچھ سیکھنے کو ملتا ہے ساتھ ہی سکھانے کی بھی توفیق ملتی ہے۔ شروع سے ادب کا طالب علم رہا ہوں۔ اردو ادب نثر و نظم سے دلچسپی رہی ہے۔ اردو دُنیا کا اپنا ایک مخصوص رنگ و آہنگ ہے۔ اسی اداریہ میں آپ نے نہ صرف اپنی جماعت کو خلافت کی رسی مضبوطی سے تھامے رہنے اور حصار میں رہنے کی تلقین و ترغیب دلائی ہے وہیں پر ملت اسلامیہ کو بھی دعوت فکر دی ہے کہ وہ بھی اپنی زبونِ حالی پر غور وخوض کریں۔ عربی زبان میں محاورہ ہے ’’بھیڑیا اُسی بکری پر حملہ آور ہوتا ہے جو ریوڑ سے علیحدہ ہوتی ہے‘‘ اس نظریہ کو آپ نے مختلف مثالوں سے سمجھانے کی کوشش کی ہے۔ اللہ کرے اس کے اچھے اثرات مرتب ہوں۔ آمین۔

سائنس نے ثابت کر دیا ہے کہ انسانی دماغ بھی کمپیوٹر ہے۔ میں نے ماضی بعید کے جھروکوں میں غوطہ خوری کی تو میری نظروں کے سامنے ایک اقتباس آیا جس نے میرے وجود کو بے چین کر دیا۔ عنوان تھا ’’یہ خوش قسمتی ،ہمارے لئے کیوں نہیں‘‘ معاصر اخبار الجمیعت دہلی نے اپنے جمعہ کے ایڈیشن کے سرورق پر عنوان بالا کے تحت رقم طراز ہے:

’’میں ریلوے لائن کے کنارے کھڑا تھا ایک مال گاڑی کی گڑگڑاہٹ نے مجھے اپنی طرف متوجہ کرلیا۔ یہ کئی درجن ویگنوں کی ایک طویل ناقابل شکست قطار تھی جو دیر تک میرے سامنے سے گزرتی رہی ایک کے بعد ایک خالی ڈبّے انجن کے ساتھ اس طرح چلے جا رہے تھے جیسے انہیں انجن کی پیروی کے سوا کچھ اور معلوم نہ ہو۔ کیا یہ خوش قسمتی صرف مال گاڑی کے ویگنوں کے لئے مقدر ہے؟ میں نے سوچا مال کے ڈبوں کے لئے انجن ہے کیا ہمارے انسانی قافلوں کے لئے کوئی انجن نہیں کیا یہ ممکن نہیں کہ ہمارا بھی ایک انجن ہو اور سارے افرادِ ملت اس سے جُڑ کر ایک سوچی سمجھی راہ پر رواں دواں ہو۔ آہ! وہ بھیڑ جو ایک قافلہ نہیں بن سکتی۔ آہ! وہ قافلہ اپنے آپ کو ایک انجن کے سپرد کرنے کے لئے تیار نہیں۔‘‘

(ہفت روزہ الجمیعت دہلی جمعہ ایڈیشن 9 مئی 1969ء)

اس حسرت ورقت بھری تڑپ کا صرف ایک ہی مداوا ہے جس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آپ نے اپنے نایاب پُر درد اور قابل ریکارڈ اداریہ ’’سوعافیت ہے اسی میں کہ قافلہ میں رہو‘‘ پر عام وخاص کی توجہ مبذول کرائی ہے۔ کیا یہ حقیقت نہیں کہ انجن تو موجود ہے مگر یہ ملت اسلامیہ کی اپنی کوتاہ بینی اور لاپرواہی ہے کہ اس کی شناخت کر سکے۔ اور نہ اُس سے تعلق پیدا کر سکے۔ یہ لوگ ایک طرف ملت اسلامیہ کی زبون حالی پر اشکبار تو ہوتے ہیں مگر واقعات کی دنیا میں مطلق نظر نہیں کرتے۔ حقائق کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ ہادی برحق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے ہی واشگاف الفاظ میں ارشاد فرمایا ہے:

من لم یعرف إمام زمانه فقد مات میتة جاهلیة

جو اپنے زمانہ کے امام کو شناخت کئے بغیر فوت ہوا وہ جاہلیت کی موت مرا اور دوسری ایک حدیث میں فرمایا۔ من مات ولیس فی عُنقه بیعت جاهلیة

جو شخص ایسی حالت میں مرا کہ اس کی گردن میں کسی امام کی بیعت نہیں وہ جاہلیت کی موت مرا۔

تعصب کی عینک پرے رکھ کر اسلامی تاریخ کا مطالعہ کریں تو یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ ملت اسلامیہ کی مال گاڑی کو قدرت خداوندی نے کسی زمانے میں بھی بغیر انجن کے نہیں چھوڑا۔

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ احمدی احباب نے زمانہ کے اس امام کی شناخت کی اور احمدیہ جماعت میں شامل ہو کر خدمت دین واشاعت اسلام میں لگے ہوئے ہیں۔ ان کے دل میں کبھی یاس وحسرت پیدا نہیں ہوئی بلکہ وہ مکمل طور پر مطمئن ہیں کہ ان کا ہاتھ ایک واجب الاطاعت امام کے ہاتھ میں ہے جو شب و روز ان کی رہبری فرما رہا ہے۔ اس موقع پر ہم دلی محبت اور نہایت درجہ ادب و احترام سے تمام ملت اسلامیہ کے افراد سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اپنے ہی بزرگ رہنما کی دلی تڑپ و آرزو کہ مال گاڑی کی اس تمثیل سے سبق حاصل کریں۔ گزشتہ تیرہ صدیوں سے ہر صدی پر امام ظاہر ہوتے رہے ہیں جو افراد ملت کی مال گاڑی کو لے کر منزل کی طرف رواں دواں ہے اور روحانی انجن کا فریضہ سرانجام دیتے رہے۔ آخر کیا وجہ ہے کہ چودھویں صدی اس ’’انجن سے خالی رہے؟

ساغر حُسن تو پُر ہے کوئی میخوار بھی ہو ہے
ہے وہ بے پردہ کوئی طالب دیدار بھی ہو
خلافت سے ہی وابستہ ترقی ہے جماعت کی
یہی کاروان دین کی اصلی قیادت تو ہے

مکرم ابن ایف آر بسمل لکھتے ہیں:

آج 10 ستمبر 2022ء کے الفضل میں مضامین (میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا) کے تسلسل میں مبلغ انچارج پرتگال مکرم فضل احمد مجوکہ صاحب کا مضمون پرتگال میں جماعت احمدیہ کا قیام بہت پسند آیا اور جذبات کو انگیخت کرنے کا باعث بنا۔

ایک تو اس تاریخ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے پروگرام کے مطابق مسجد بشارت سپین کا 10 ستمبر 1982ء کو افتتاح جو خدائی تقدیر کے مطابق حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے ہاتھوں نہایت جذباتی انداز میں ہوا جب کہ حضور اپنے خطبہ جمعہ میں اپنے پیشرو خلیفہ کی یاد میں خود بھی رو دیئے اور جماعت کو بھی رلا دیا بڑا جذباتی لمحہ تھا وہ۔

پرتگال میں جماعت کے قیام کی تاریخ میں پہلی احمدی مشنری خاتون امینہ ایدلویئس دی المید اوباش صاحبہ کا ذکر اور غیر معمولی قابل رشک خدمات اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کا دیا ہوا لقب (پہلی احمدی مشنری خاتون) حیرت انگیز واقعہ ہے۔ ہم تو اس نام (Edelweiss de Almeida Dias) کو صحیح طرح pronounce بھی نہیں کر سکتے۔

کاش اقبال احمد نجم صاحب یا عبد الستار خان صاحب اس قابل قدر خاتون پر، جنہیں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے unique لقب دیا، الگ سے مضمون لکھیں جنہیں پرتگیزی ترجمہ قرآن کی نظر ثانی کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔

حیات ناصر میں لکھا ہے کہ پرتگیزی زبان میں حضرت مصلح موعودؓ کے زمانہ میں ترجمہ مکمل ہو گیا تھا اور نظر ثانی باقی تھی (حیات ناصر صفحہ 495)

ہسپانیہ جو سپین اور پرتگال پر مشتمل تھا میں خاص طور پر مکرم کرم الٰہی ظفر صاحب کی خدمات قابل رشک ہیں۔ چند سال قبل ان کی آخری آرامگاہ پر جا کر اس عاجز کو بھی دعا کرنے کی توفیق ملی تھی۔ اہلیہ اور چھوٹا بیٹا ہمراہ تھے اور امام مسجد بشارت نعمان صاحب وہاں تک لے کر گئے تھے فجزاھم اللہ

بیگم امۃ السلام فردوس کی وفات اور سیرت کے چند پہلو

مکرم خواجہ محمد افضل بٹ آف روچیسٹر نیویارک ،امریکہ سے لکھتے ہیں کہ

خاکسار کی اہلیہ محترمہ امۃ السلام فردوس مورخہ 24اگست 2022بوقت پونے دو بجے بعد دوپہر امریکہ اس جہاں فانی سے رحلت فرما کر اپنے مولیٰ حقیقی سے جاملیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ

کُلُّ مَنۡ عَلَیۡہَا فَانٍ ﴿ۚۖ۲۷﴾ وَّ یَبۡقٰی وَجۡہُ رَبِّکَ ذُو الۡجَلٰلِ وَ الۡاِکۡرَامِ ﴿ۚ۲۸﴾

آپ کا وصال 70 سال کی عمر میں ہوا۔آپ موصیہ تھیں۔آپ کچھ عرصہ سے مختلف عوارض سے بیمار تھیں۔آپ کی بیٹی اور نواسے،نواسی یوکے سے ملنے کے لئے اور اپنی والدہ صاحبہ کی خدمت کے لئے آئی ہوئیں تھیں۔آپ پانچ ہفتہ اپنی امی کے پاس رہیں اور خوب خدمت کی۔

وفات سے ایک روز قبل یوکے واپسی تھی ۔ بیٹی نے گھر سے ایئر پورٹ جانے کے وقت اپنی امی سے واپسی کا ذکر کیا تو انہوں نے زیرلب دعا دی جیسے کہہ رہی ہوں''اللہ حافظ'' بیٹی کے جانے کے بعد ان کی امی بے حس وحرکت تھیں۔لگتا ہے کہ بیٹی کے واپس جانے کا شاک ہوا اور اس کے بعد تیزی سے طبیعت بگڑی۔ بڑے بیٹے محمد اکبر سلمان فارماسسٹ نے فوری 911فون کر کے ایمبولینس کال کی۔ پانچ سات منٹ میں ایمبولینس پہنچ گئی۔ڈاکٹرز اور دیگر سٹاف بھی تھا۔تشویشناک حالت کے باعث بغیر تاخیر کے ایمبولینس پر ایمرجنسی ہسپتال لے گئے اور باقاعدہ داخل کر کے علاج شروع کر دیا گیا۔سٹی سکین اور دیگر ٹیسٹ کئے گئے۔ڈاکٹر نیوروسرجن اور دیگر ڈاکٹرز نے معائنہ کیا اور ہمیں کہا گیا کہ ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے''برین ہیمرج''ہو گیا ہے جس سے آپ جانبر نہ ہو سکیں۔

آپ بہت نیک سیرت اور صابرہ شاکرہ تھیں۔کبھی ناشکری کے الفاظ کا اظہار نہیں کیا۔بیماری سے بہت حوصلہ کے ساتھ اور صبر کے ساتھ مقابلہ کیا۔آپ کے لئے پیارے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی بہت دعائیں تھیں اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی راہنمائی میں ہومیوپیتھی ادویہ دی جارہی تھیں اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی معجزانہ دعاؤں کا معجزانہ اثر تھا کہ ایک موقع پر ڈاکٹر نیوروسرجن صاحب نے کہا کہ''ٹیومر کا نشان تک نہیں اور اسے معجزہ قرار دیا''اس طرح اس مرض سے مکمل شفاء ہو گئی تھی اور لمبی عمر پائی ۔الحمد للہ

امریکہ میں آپ کی نماز جنازہ مقامی جماعت روچیسٹر نیویارک اسٹیٹ میں مورخہ 27 اگست 2022 بروز ہفتہ بعد نماز ظہر ادا کی گئی۔جنازہ میں دور ونزدیک سے رشتہ دار،دیگر احباب جماعت مردوزن لمبی مسافت طے کر کے ازشکاگو،نیویارک سٹی،بفلو اور کینیڈا وغیرہ سے بہت کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔

آپ کا جسد خاکی امریکہ سے مورخہ 30اگست 2022بروز منگل روانہ ہوا اور 2ستمبر 2022بروز جمعۃ المبارک صبح آٹھ بجے لاہور ائیر پورٹ پہنچا اور لاہور سے ایمبولینس پر میت ربوہ بارہ بجے پہنچ گئی تھی۔اسی روز نماز جنازہ 6:30 بجے شام بہشتی مقبرہ دارالفضل ادا کی گئی ۔نماز جنازہ مکرم مبشر احمد کاہلوں صاحب قائمقام ناظر اعلیٰ نے پڑھائی اور تدفین کے بعد دعا کروائی۔ازراہ شفقت پیارے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے''بہشتی مقبرہ دارالفضل'' میں تدفین ہوئی۔جنازہ میں رشتہ داراور احباب نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو پانچ بیٹوں اور ایک بیٹی سے نوازا۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب جنازہ میں شامل تھے۔ان میں محمد اکبر سلمان فارماسسٹ آف امریکہ 2 ۔محمد ارشد لقمان آف کینیڈا 3۔محمد انور نعمان یوکے 4۔محمد احسن بٹ کارکن نظارت امور عامہ 5۔محمد عامر بٹ آف امریکہ قائد مجلس خدام الاحمدیہ روچسٹر اور آپکی بیٹی روحی افشاں یوکے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی عرصہ سے سیکرٹری وقف نو اور اب سیکرٹری ناصرات ساؤتھ کی خدمت پا رہی ہیں ۔

آخر پر خاکساران احباب مردوزن جنہوں نے جنازہ میں شرکت کی اور گھر تشریف لا کر ہمارے غم میں شریک ہوئے اور ہماری ڈھارس بندھائی۔ان سب کا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں اور درخواست دعا کرتا ہوں۔اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا کرے ۔آپ کے ساتھ خصوصی محبت کا سلوک فرمائے اور آپ کے درجات کو ہر لحظہ وہر آن بڑھاتا چلا جائے۔آمین

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل توجاں فدا کر

DAILY ONLINE
ALFAZL
LONDON

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

ادارہ کا مضمون نویسوں، تبصرہ و مراسلہ نگاروں کے خیالات اور آراء سے متفق ہونا ضروری نہیں

ایڈیٹر کے نام خط

مکرم تیمور احمد خان تحریر کرتے ہیں کہ

خاکسار روزانہ الفضل کا مطالعہ کرتا ہے خاص کر پہلے اور آخری صفحے کا۔ اس میں فقہی کارنر، سبق آموز بات اور دعا کا تحفہ بہت اچھے مضامین ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہوسکے تو حکایات شیریں یا واقعات بیان فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام یا خلفاء احمدیت پر ایک سلسلہ بھی شروع کیا جاسکتا ہے اور کچھ سائنسی وعلمی یا ہنر سکھانے پر مشتمل معلوماتی مضامین بھی شامل کر دیا کریں۔ جَزَاکَ اللّٰہُ تَعَالیٰ۔

نوٹ از ایڈیٹر۔ ہر احمدی اللہ کے فضل سے صاحب علم وصاحب قلم ہے۔ آپ خود بھی آگے بڑھیں اور مضامین لکھ کر ادارہ الفضل کو بھجوانے کی کوشش کریں۔ اللہ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین

فقہی کارنر

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

خود نماز مقصود نہیں۔ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنۡہٰی عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَالۡمُنۡکَرِ جس طرح روٹی مقصود نہیں، روٹی کھانے سے طاقت پیدا ہوتی ہے اور پھر انسان دنیا کے کام کرتا ہے۔ اسی طرح نماز اصل مقصود نہیں۔ بلکہ اس کا کام یہ ہے کہ وہ ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے۔ جو شخص نماز پڑھتا ہے۔ اُس کی روح کو طاقت ملتی ہے۔ اور بُرائیوں کے مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو جاتی ہے۔ اس کے اندر دیانت و امانت، عدل و انصاف، رحم غرض اخلاق فاضلہ ہیں وہ سب پائے جاتے ہیں۔ اور اس کے اندر یہ طاقت بھی پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ دوسرے لوگوں کے اندر بھی اخلاق پیدا کرنے کی کوشش کرے۔ یہی حال روزوں کا ہے۔ روزوں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لَعَلَّکُمۡ تَتَّقُوۡنَ روزوں کی یہ غرض ہے۔ تا روح کو طاقت پہنچے۔ اور وہ تقویٰ کے قابل ہو جائے۔۔ رسول، کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں۔ وہ شخص روزہ دار نہیں جو بھوکا اور پیاسا رہتا ہے۔ روزہ دار وہ ہے جس کی زبان قابو میں رہے۔ غرض روزے کا مقصود بھوکا اور پیاسا رہنا نہیں۔ بلکہ اس کا مقصد یہ ہے کہ انسان کے اندر یہ جذبہ پیدا ہو جائے کہ اُسے کسی وقت اپنے بھائیوں اور بنی نوع انسان کی خاطر اپنی مملوکہ اور حلال چیزیں بھی چھوڑنی پڑیں تو وہ چھوڑ دے۔ روزے میں ہمارا اپنا کھانا جو حلال ذرائع سے کمایا ہوا ہوتا ہے اور شریعت کے لحاظ سے حرام نہیں ہوتا ہمارے پاس موجود ہوتا ہے ہمارا اپنا پانی ہمارے پاس موجود ہوتا ہے لیکن ہم وہ کھانا بھی نہیں کھاتے وہ پانی بھی نہیں پیتے۔ اس میں مسلمانوں کو یہ سبق دیا جاتا ہے کہ جب تم بنی نوع انسان کی خاطر اپنے بھائیوں کی خاطر خدا تعالیٰ کے حکم کے تحت اپنی حلال چیز بھی اپنے اُوپر حرام کر لیتے ہو۔ تو دوسرے کا مال تم پر کس طرح حلال ہوسکتا ہے۔ غرض روزوں میں اللہ تعالیٰ انسان کو حلال کھانے اور حلال کمانے کی طرف توجہ دلاتا ہے۔

اسی طرح حج ہے۔ لوگ اپنا کاروبار چھوڑ کر حج کے لئے جاتے ہیں۔ اور ایک جگہ جا کر اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ اس سے خدا تعالیٰ انسان کو یہ سبق دیتا ہے کہ بنی نوع انسان کی ہمدردی کے لئے، اپنے وطن کے لئے اور رشتہ داروں کی خاطر تمہیں اپنا کام چھوڑ کر بھی جانا پڑے تو جاؤ۔ جو شخص سچے دل سے حج کرنے جاتا ہے اُسے یہ توفیق مل جاتی ہے کہ وہ بنی نوع انسان اور اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کی خاطر کام کرے۔ اور ایسا کرنے کے لئے اگر اُسے وطن اور کاروبار بھی چھوڑنا پڑے تو وہ چھوڑ دیتا ہے۔ غرض نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج اور ذکر الٰہی وغیرہ روحانی غذائیں ہیں۔

(اوڑھنی والیوں کے لئے پھول جلد 2 صفحہ 53-54)

(مرسلہ: داؤد احمد عابد۔ استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ)

ایک سبق آموز بات

ایشیائی ممالک کی تہذیب (کلچر) میں جلد ہی ایک دوسرے کے ساتھ میل جول، اور تعلقات استوار کر لینا شامل ہے۔ یہ خوبی بعض اوقات اس طرح خامی کا رنگ اختیار کر لیتی ہے جب بعض لوگ ذاتی معاملات میں بھی غیر ضروری مداخلت کرنے لگتے ہیں۔ دوسری جانب مغربی معاشرہ ہر معمولی بات کو بھی انسان کا ذاتی معاملہ ٹھہراتا ہے۔ اس لئے ایک دوسرے سے مشورہ کرنا یا اپنے معاملات کو قریبی رشتوں سے شیئر کرنا بھی پسند نہیں کیا جاتا۔

اس کلچر کے زیر اثر اکثر لوگ اس راہ کو اختیار کر لیتے ہیں جس کے نتیجہ میں تنہائی اور نفسیاتی الجھنیں حصہ میں آتیں۔ چاہیے کہ انسان درمیان کی راہ اختیار کرے۔ نہ تو حد سے زیادہ ذاتیات میں مداخلت کی جائے۔ اور نہ رشتوں اور تعلقات میں ایسی خلیج حائل کرے کہ خوشیوں اور دکھوں میں بھی خود کو اکیلا پائے۔

مرسلہ: ثمرہ خالد۔ جرمنی

طلوع وغروب آفتاب

21/ستمبر 2022ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ		04:53	18:18
مدینہ منورہ	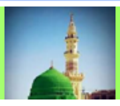	04:52	18:19
قادیان		04:54	18:27
ربوہ		04:34	18:07
اسلام آباد ٹلفورڈ		05:18	19:04